عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۵ جلد: ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ مارچ 2018 مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

خلیفہ اوّل ... سیدنا صدیق اکبرؓ کا مختصر تذکرہ

حضرت داؤدؑ اور معاشرتی زندگی

عقیدہ ختم نبوت کی متفقہ جدوجہد کی افادیت

ختم نبوة کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے مقاصد و تقاضے

علماء کنونشن بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور

میاں محمد عطاء اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

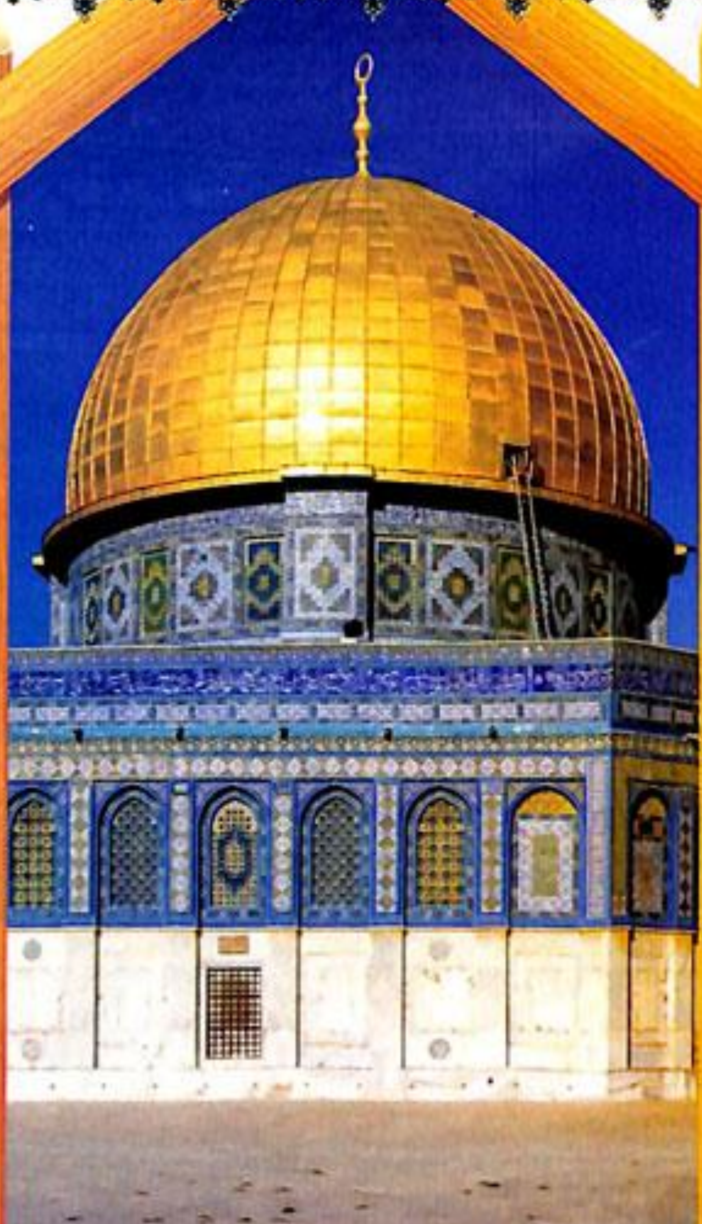

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۶ | جلد: ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل زو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمة الیوم

عقیدہ ختم نبوت کی متفقہ جدوجہد کی افادیت	مولانا اللہ وسایا	03
ختم نبوت کانفرنسوں کی اجمالی رپورٹ	// //	05

مقالات ومضامین

حضرت داؤد علیہ السلام اور معاشرتی زندگی	مولانا امیر الدین مہر	11
خلیفہ اوّل......سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مختصر تذکرہ	مولانا محمد حنیف ساجد	16
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:3)	تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی	18
پانچ کلمات پڑھنے کا ثواب	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	21
عقائد کے خلاف فتنوں کی کثرت......علامت مرض	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	22

شخصیات

حضرت مولانا شفیق الرحمن ایبٹ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	25
شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد رحمۃ اللہ علیہ چیچہ وطنی کا وصال	// //	26
حضرت مولانا فضل امین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	28
جناب محمد جمیل صادق رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	28
جناب حکیم مختار احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	29
حضرت مولانا قاری زرین احمد رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی والوں کا وصال	// //	30
حضرت مولانا امیر محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	31
جناب احمد ندیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں	اعجاز احمد، ایبٹ آباد	32

رد قادیانیت

مہدی ومسیح کی پیشین گوئیاں	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	34
گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	37
میاں محمد عطاء اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	41

متفرقات

ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے مقاصد وتقاضے	مولانا عزیز الرحمن ثانی	44
علماء کنونشن بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور	مولانا عبدالنعیم	47
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئیر دیر کی کارکردگی	مولانا محمد الیاس	50
عظیم علمی سرمایہ......خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا مفتی محمد راشد مدنی	51
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	53
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

عقیدۂ ختم نبوت کی متفقہ جدوجہد کی افادیت!

جنوری ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اصولی طور پر قیام ہوا اور اس کے پہلے نگران مجلس احرار اسلام پنجاب کے صدر حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ قرار پائے۔ ۱۹۵۴ء میں اس کا دستور بنا۔ تب دستور میں بنیادی ناقابل تنسیخ اور خلاف ورزی کی شکل میں قابل تعزیر یہ دفعہ تھی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا الیکشنی سیاست سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اس دفعہ کی تشکیل میں (مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا عبدالرحمن میانوی ؒ، مولانا تاج محمود ؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوری ؒ، مولانا محمد شریف جالندھری ؒ سمیت) تمام قائدین گرامی کا منشاء یہ تھا کہ کوئی شخص یہ الزام نہ لگا سکے کہ:

۱...... ختم نبوت کی جدوجہد کی آڑ میں ان کے سیاسی یا الیکشنی اغراض وابستہ ہیں۔

۲...... ختم نبوت کے کاز کو دنیوی مناصب واغراض سے آلودہ نہ ہونے دیا جائے۔

۳...... ختم نبوت سے وابستہ رہنماء الیکشن میں امیدوار بنتا ہے تو اس کے مخالف امیدوار اگر دس ہیں تو ان دس امیدواروں اور ان کے ووٹر حضرات کی نظروں میں ختم نبوت کا امیدوار متنازعہ ہوگا اور ختم نبوت کے عقیدہ کے محافظ امیدوار کا یہ طرز عمل دیگر مسلمانوں کو ختم نبوت کے تحفظ کے کاز سے دور کردے گا اور یہ طرز کسی طرح پسندیدہ شمار نہیں کیا جاسکتا۔

اس لئے مجلس تحفظ ختم نبوت الیکشنی سیاست سے دور رہے گی۔ مجلس سے وابستہ ہر شخص اپنے ووٹ کا جسے مستحق سمجھے اسے ووٹ دے گا اور باقی مسلم امیدواروں میں سے کسی کی مخالفت نہ کرے گا۔ تاکہ ان امیدواروں کے حامی عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد سے دور یا بدظن نہ ہوں۔

ہمارے ان رہنماؤں کی بالغ نظری اور تحفظ ختم نبوت کاز سے مخلصانہ وابستگی کا یہ اثر ہوا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو تحریک چلی ان میں تمام سیاسی جماعتوں سے وابستہ مسلمانوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مسلم لیگ حکمران جماعت کے بعض خوش بخت ممبران پارلیمنٹ وعہدیداران نے بھی حصہ لیا اور بعض گرفتار بھی ہوئے۔ اسی طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں پاکستان پیپلز پارٹی کے بہت سارے صاحب نصیب ممبران وعہدیداران تحریک کے الاؤ کو روشن رکھنے میں برابر کے شریک عمل تھے اور

قومی اسمبلی کے تو تمام ممبران نے تحفظ ختم نبوت کے قانون بنوانے میں کردار ادا کیا اور ووٹ بھی دیئے۔

ہمارے اکابر حضرات کی اس مخلصانہ ومؤمنانہ پالیسی کا یہ فائدہ ہوا کہ تمام مسالک کے اکابر علماء ومشائخ وسجادہ نشین حضرات ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں جہاں شریک عمل رہے وہاں تمام سیاسی جماعتوں کے حضرات بھی اس سعادت سے پیچھے نہ رہے۔ مؤدت ومحبت کی ایک فضاء رہی۔ اب بھی قائم ہے اور قائم رہے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

چنانچہ تمام تحریکہائے ختم نبوت میں تمام مسالک دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، تمام مذہبی وسیاسی رہنمایان ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء سے قبل اگر کہیں قادیانی امیدوار الیکشن میں سامنے آیا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف الیکشن میں سدّ سکندری قائم کیا۔ البتہ اپنے اصولی فیصلہ کی پابندی کرتے ہوئے پبلک اور ووٹر حضرات سے یہی کہا گیا کہ قادیانی امیدوار کو مسلمان ووٹ نہ دیں۔ باقی جس امیدوار کو چاہیں ووٹ دیں۔ مجلس کی اس معتدل مبنی براخلاص پالیسی کا فائدہ یہ ہوا کہ اگر دس امیدوار اس قادیانی کے مقابلہ میں تھے۔ تو وہ دس کے دس امیدوار مجلس کی پالیسی کے مداح بھی رہے اور مانوس بھی۔ گویا ہمارے بزرگوں نے اپنے طرز عمل سے ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں تمام مسلمانوں کو ایک مشترکہ ومتفقہ عقیدہ پر جوڑے رکھا۔

چنانچہ ہمارے حضرات کا یہ اعلان کہ ”عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد سے دنیوی مقاصد حاصل کرنا، اپنا قد وکاٹھ کو بڑھانا، یا سیاسی فوائد حاصل کرنا، ہم اسے حرام سمجھتے ہیں“ ان حضرات کی اس پالیسی نے اس وقت تک عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کو متنازعہ نہیں بننے دیا۔ سب کو رحمت عالم ﷺ کے وصف خاص اور خصوصی امتیاز کے تحفظ اور اس کی سربلندی کے لئے ہر میدان میں آگے بڑھایا۔ اسی کا صدقہ ہے کہ اب چاروں طرف سے ختم نبوت کے تحفظ کی بہار نظر آرہی ہے۔ ماضی قریب میں بعض انتہاء پسند لوگوں نے اس پلیٹ فارم کو متنازعہ بنانے کی سطحی کوشش کی تو فوراً تمام مصلحتوں سے بالاتر ہوکر ان کے طرز عمل کے سامنے ایسا بند باندھا کہ فلحمد للہ! وہ سب سطحی غلغلے پانی کے بلبلوں کی طرح بیٹھ گئے۔

ان سطور کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس وقت بعض حضرات کے طرز عمل سے بادی النظر میں یہ مترشح ہورہا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کو الیکشن میں سیاسی مقاصد کے لئے بطور نعرہ کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر ایسے ہے تو اس پر نظرثانی کی درخواست ہے۔ تمام مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے حامل وعامل ہیں۔ جس شخص کا ختم نبوت پر ایمان نہیں وہ مسلمان نہیں۔ ہاں! ہر مسلمان اپنی خوش بختی وتوفیق ایزدی سے اس کے تحفظ کے لئے آگے بڑھتا ہے اور حصہ ڈالتا ہے۔ وہ دارین کی سعادتوں کو اپنی جھولی میں سمیٹتا ہے۔ جس نے ختم نبوت

کے تحفظ کے لئے جو کیا، مثبت یا منفی، وہ دارین میں اس کے نتائج وعواقب کو کھلی آنکھوں سے دیکھ پائے گا۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امیدوار کی خدمات یا مخالفت کو پبلک اور ووٹر خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ حق تعالیٰ نیتوں کا اجر دینے والے ہیں۔ ہم اس مقدس عقیدۂ کو کیش کرانے والے قرار نہ پائیں۔ یا یہ کہ ہمارے طرز عمل سے یہ جدوجہد متنازعہ نہ بنے۔ آپ اسے سوئے فہم قرار دیں یا ایک اپنے خادم کی صدائے بے نواء، اس کا آپ کو حق حاصل ہے۔ لیکن اس کے مضمرات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے میں کوئی حرج نہ ہو تو پھر غور فرمالیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کار خیر کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ وما ذالك علىٰ الله بعزيز !

ختم نبوت کانفرنسوں کی اجمالی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کے گزشتہ سہ ماہی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ سہ ماہی میں تحصیلی وضلعی سطح پر تقریباً ایک سو کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ ان میں سے گیارہ کانفرنسوں کی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہوچکی ہیں۔ وہ گیارہ کانفرنسیں ان مقامات پر منعقد ہوئیں۔

۱...... ختم نبوت کانفرنس کہروڑلعل عیسن۔	۲...... ختم نبوت کانفرنس مصطفےٰ فیصل آباد۔
۳...... ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد راولپنڈی۔	۴...... سیرت کانفرنس قصور۔
۵...... ختم نبوت کانفرنس پیر مرادوہاڑی۔	۶...... ختم نبوت کانفرنس ملکوال
۷...... ختم نبوت کانفرنس نجوانی تحصیل سمندری۔	۸...... ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ۔
۹...... ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد چنیوٹ۔	۱۰...... ختم نبوت کانفرنس جہانیاں۔
۱۱...... ختم نبوت کانفرنس جامعہ رشیدیہ ساہیوال۔	

ان کے علاوہ جو کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۲...... ختم نبوت کانفرنس جی الیون تھری اسلام آباد:

۷/دسمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی: صدارت: شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا خلیق الرحمن چشتی، مولانا محمد طیب۔ نعت خواں: حافظ عمار علوی۔

۱۳...... ختم نبوت کانفرنس ایف-۸، اسلام آباد:

۸/دسمبر بروز جمعہ صدارت: مولانا فضل ربی، بیان: مولانا اللہ وسایا۔

۱۴...... ختم نبوت کانفرنس کھنہ پل اسلام آباد:

۸/دسمبر بعد نماز مغرب۔ صدارت: جناب ملک وسیم شاہ۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد طیب، نعت خواں: حافظ عمار علوی۔

۱۵...... ختم نبوت کانفرنس چمن پارک ہری پور:

۹؍دسمبر بعد نماز ظہر، صدارت: قاری فدامحمد خان۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا شاہ نواز فاروقی۔

۱۶...... ختم نبوت کانفرنس ای-۱۱، اسلام آباد:

۱۵؍دسمبر ۲۰۱۷ء، صدارت: مولانا قاری ضیاء الرحمن۔ بیان: مولانا غلام مصطفیٰ (چناب نگر)

۱۷...... ختم نبوت کانفرنس سرائے صالح ہری پور:

۱۵؍دسمبر بعد نماز مغرب۔ صدارت: فدامحمد خان۔ بیانات: مفتی محمود حسن مسعودی، مولانا غلام مصطفیٰ (چناب نگر)۔ نعت خواں: حافظ ابوبکر (کراچی)

۱۸...... ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد:

۱۸؍دسمبر ۲۰۱۷ء لیبر کالونی سائیٹ ایریا حیدرآباد۔ صدارت: مولانا عبدالسلام قریشی۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد، مولانا سیف الرحمن، حافظ خالد حسن دھامرا، مولانا ضیاء الرحمن طاہر، مولانا بشیر قریشی اور رانا نوید۔

۱۹...... ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ:

۱۹؍دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ۔ صدارت: مولانا محمد انیس۔ سرپرستی: شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد رفیق جامی، قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا مختار احمد، مولانا ثناء اللہ مگسی۔

۲۰...... ختم نبوت کانفرنس میانوالی:

۲۳؍دسمبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد کی سراجیہ میانوالی۔ تلاوت: قاری محمد ادریس آصف۔ نعت: جناب عزیز الرحمن شاہ، جناب ظہیر احمد فاروقی۔ صدارت: صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد کندیاں شریف۔ خطابات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب۔

۲۱...... ختم نبوت کانفرنس بونیر:

۲۳؍دسمبر بروز ہفتہ صبح ۸ بجے تا عصر، بمقام طوطالے خوث ضلع بونیر۔ صدارت: مولانا سبز علی خان۔ سرپرستی: مولانا پیر اعزاز الحق۔ بیانات: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی کفایت اللہ (سابق ایم۔پی۔اے)، مفتی فضل غفور (ایم۔پی۔اے)، مولانا قاری اکرام الحق (مردان)، مولانا محمد عابد کمال (مبلغ پشاور)

۲۲...... ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد شاہی پشاور:

۲۳ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا رات گئے، بمقام جامع مسجد شاہی گلبہار پی.کے.ٹو پشاور۔ بیانات: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد رضوان عزیز۔

۲۳...... ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن تہکال پشاور:

۲۴ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار صبح ۸ بجے تا ظہر، بمقام سفید ڈیری ٹاؤن تہکال پشاور۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد، ڈاکٹر فدا محمد۔

۲۴...... ختم نبوت کانفرنس تہکال پایاں ٹاؤن تہکال پشاور:

۲۴ردسمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب۔ صدارت: مولانا قاری احسان الحق۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، قاضی احسان احمد، مفتی شہاب الدین پوپلزئی۔

۲۵...... ختم نبوت کانفرنس واں بھچراں:

۲۴ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب، جامع مسجد بلال واں بھچراں۔ تلاوت: قاری شہر اللہ قاسمی۔ نعت: جناب محمد آصف۔ صدارت: قاری ضیاء اللہ۔ خطابات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی قربان علی، مولانا محمد نعیم۔

۲۶...... ختم نبوت کانفرنس ویب گراں مانسہرہ:

۲۵ردسمبر ۲۰۱۷ء۔ صدارت: مولانا مفتی وقار الحق۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا توصیف احمد (مبلغ حیدرآباد)

۲۷...... ختم نبوت کانفرنس جوہر آباد:

۲۵ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز بعد نماز مغرب، جامعہ سعدیہ قاضی کالونی جوہر آباد۔ تلاوت: حافظ محمد حذیفہ۔ سرپرستی: مفتی محمد زاہد (جوہر آباد)۔ خطابات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، حکیم نصیر احمد (خوشاب)، مولانا محمد نعیم، حافظ محمود احمد (جوہر آباد)

۲۸...... ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ وادی سون:

۲۶ردسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل۔ تلاوت: قاری محمد عبداللہ۔ نعت: جناب اسد احمد (کفری شہر)، عبدالواحد (صدیق آباد)۔ سرپرست: مولانا محمد دین (مردوال وادی سون)۔ خطابات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، پیر خبیب احمد، مولانا مفتی طیب (نوشہرہ)، مولانا محمد اسماعیل (جابہ)، مولانا محمد نعیم۔

۲۹...... ختم نبوت کانفرنس تاڑی والی مسجد مانسہرہ:

۲۶ر دسمبر ۲۰۱۷ء۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا توصیف احمد (حیدرآباد)

۳۰...... ختم نبوت کانفرنس وزیروالا فیصل آباد:

۲۷ر دسمبر ۲۰۱۷ء۔ صدارت: صاحبزادہ پیر مظفر شاہ گیلانی۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا فاروق احمد (کھڑیانوالہ)، مولانا خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید سیال۔

۳۱...... ختم نبوت کانفرنس چک جھمرہ فیصل آباد:

۲۸ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء، مین بازار مرکزی جامع مسجد چڑا منڈی چک جھمرہ فیصل آباد۔ صدارت: مفتی محمد اکرم۔ مہمانان گرامی: مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحمید وٹو، جناب محمد مبشر صائم۔

۳۲...... ختم نبوت و تکمیل قرآن کانفرنس سرائے عالمگیر گجرات:

۲۹ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء، جامع مسجد شاہی۔ صدارت: مولانا عبدالحق خان بشیر۔ سرپرستی: مولانا گل محمد، مولانا قاری محمد طارق۔ خطاب: مولانا پروفیسر اشفاق حسین منیر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم سیوطی۔

۳۳...... ختم نبوت کانفرنس ہنگو:

۳۱ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز ظہر، بمقام جامع مفتاح العلوم ہنگو۔ بیاد: مولانا فخر الاسلام کاکاخیل۔ صدارت: میاں ضیاء الاسلام ہنگو۔ سرپرستی: شیخ الحدیث مفتی دین اظہر، نگرانی: پیر طریقت مولانا محمد عباس۔ بیانات: مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، شیخ الحدیث مولانا علیم اللہ۔

۳۴...... ختم نبوت کانفرنس شیر شاہ کراچی:

یکم رجنوری ۲۰۱۸ء بروز سوموار بعد نماز عشاء بمقام جامعہ حقانیہ پنکھا ہوٹل شیر شاہ کراچی۔ بیان: مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)

۳۵...... ختم نبوت کانفرنس پہلوان گوٹھ کراچی:

۳ر جنوری ۲۰۱۷ء بروز بدھ فاروقی مسجد پہلوان گوٹھ۔ بیانات: مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)

۳۶...... ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نیم والی کمالیہ:

۴ر جنوری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء۔ صدارت: پیرجی عتیق الرحمن۔ تلاوت: قاری

سعود اشرف۔ نعت: قاری محمود اشرف۔ خطاب: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبداللطیف، مولانا منور حسین، مولانا عمر فاروق، مولانا محمد خبیب۔

۳۷...... ختم نبوت کانفرنس گوادر:

۵رجنوری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عصر تارات، جامع مسجد بلال مین گوادر۔ صدارت: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (کراچی): بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا الیاس دلاوری (مکران)، مولانا عبدالعزیز ملازئی، مولانا عبدالحمید انقلابی، مولانا عبدالحئی مطمئن۔

۳۸...... ختم نبوت کانفرنس جامعہ حقانیہ قینچی لاہور:

۵رجنوری بروز جمعہ بعد نماز عشاء: صدارت مولانا عبدالشکور حقانی: بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم۔

۳۹...... ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد الاخوان کراچی:

۷رجنوری بروز اتوار۔ تلاوت: قاری محمد ابوبکر مالکی، حافظ محمد اشفاق۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد امجد خان، قاضی احسان احمد۔

۴۰...... ختم نبوت کانفرنس کورنگی کراچی:

۸رجنوری جامع مسجد البہار کورنگی۔ بیانات: قاضی احسان احمد، مولانا عالم زیب۔

۴۱...... ختم نبوت کانفرنس کورنگی کراسنگ کراچی:

۱۳رجنوری بروز ہفتہ بمقام شمیم مسجد کورنگی کراسنگ کراچی۔ بیانات: مفتی محمد سہیل خان، مولانا محمد رضوان، قاضی احسان احمد۔

۴۲...... ختم نبوت وحمد ونعت کانفرنس لاری اڈا ہرنولی:

۱۹رجنوری ۲۰۱۸ء بوقت صبح ۱۰ بجے تا شام جامع مسجد صدیقیہ۔ تلاوت: قاری عتیق الرحمٰن۔ نعت: حافظ ظہیر احمد فاروقی (جہلم)، جناب کلیم حانی (اسلام آباد)، اسد علی طاہر۔ صدارت: قاری سیف اللہ (ہرنولی)۔ نگران: مولانا فیض اللہ ہرنولی۔ خطابات: مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد نعیم۔

۴۳...... ختم نبوت کانفرنس سنجروال لاہور:

۱۹رجنوری ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب۔ صدارت: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)۔ بیانات: مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔ نعت: مولانا محمد قاسم گجر۔

۴۴...... ختم نبوت کانفرنس کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان:

۲۱رجنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بوقت دوپہر تا شام۔ صدارت: خواجہ عبدالمناف۔ نگران: مولانا

عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال۔ بیانات: مولانا اللہ وسایا۔ مولانا عبدالحمید ربانی، پروفیسر عطاء محمد جعفری، مولانا عبدالقادر ڈیروی، مولانا محمد شریف حیدری، مولانا امان چیئرمین۔

نعت: جناب ناصر محمود میلسوی۔

۴۵...... ختم نبوت کانفرنس ستیانہ بنگلہ فیصل آباد:

۲۰؍جنوری بروز ہفتہ۔ بمقام مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ ؒ۔ صدارت: جناب ڈاکٹر اللہ رکھا۔ بیانات: مولانا محمد اشرف منصور، مولانا خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید سیال۔

۴۶...... ختم نبوت کانفرنس صالحانی گوٹھ پنوں عاقل:

۲۱؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز مغرب۔ صدارت: مولانا خلیل اللہ ٹھڑ۔ نگرانی: مولانا محمد احمد قاضی۔ بیانات: مولانا عبدالمجیب پیر شریف، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا سید حبیب اللہ شاہ، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر۔

۴۷...... ختم نبوت کانفرنس میرپور آزاد کشمیر:

۲۲؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز پیر، بمقام اسماعیل مسجد سی-۴ سیکٹر میرپور آزاد کشمیر۔ بیانات: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، قاضی اویس خان، مفتی ظفر اقبال ڈھمبر، مفتی عبدالوحید، مفتی خالد میر ودیگر۔

یوں اب تک چھوٹی بڑی ۴۷ کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ **فلحمدللہ علی ذالک** !

مزید رفقاء گرامی سے درخواست ہے کہ جن جن شہروں اور قصبات میں کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اسے پایۂ تکمیل بنائیں اور یوں اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں۔ سال ۲۰۱۸ء کو سال ختم نبوت کے طور پر منائیں اور پورے ملک کو شرق سے غرب تک ختم نبوت کانفرنسوں کا پنڈال بنادیں۔ حق تعالیٰ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔

سیکھنے کی بات

ایک قافلہ اندھیری گلی سے گزرا۔ ان کے پاؤں میں کنکریاں چبھیں تو کچھ لوگوں نے اس خیال سے کہ یہ کسی اور کو بھی چبھ سکتی ہیں۔ نیکی کی خاطر اٹھا کر جیب میں رکھ لیں۔ کچھ نے زیادہ، کچھ نے کم۔ جب اندھیرے سے باہر آئے اور دیکھا تو وہ ہیرے تھے۔ جنہوں نے اٹھائے۔ وہ پچھتائے کہ کم کیوں اٹھائے۔ جنہوں نے نہیں اٹھائے تھے۔ وہ بھی پچھتائے۔

دنیا کی مثال اس اندھیرے کی ہے اور نیکیاں کنکریوں کی طرح ہیں۔ اس زندگی میں جو بھی نیکی کرے گا۔ وہ آخرت میں ہیرے جیسی ہوگی اور انسان ترسے گا کہ اور زیادہ کیوں نہیں کی۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور معاشرتی زندگی

مولانا امیر الدین مہر

حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو خاص فضل اور انعام کیا تھا قرآن مجید نے اس کا ذکر خصوصی اہمیت دے کر کیا ہے۔ ارشاد ہے: ’’ولقد اٰتینا داؤد منا فضلاً (سبا:۱۰)‘‘ ﴿ہم نے داؤد کو اپنے ہاں سے بڑا فضل عطاء کیا تھا۔﴾ قرآن کریم نے ان انعامات کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔

۱...... اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کا مطیع اور ساتھی بنا دیا تھا جو صبح و شام ان کی زبور پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے۔ ’’واذکر عبدنا داؤد ذا الاید انه اواب. انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق. والطیر محشورة، کل له اواب (سورۃ ص:۱۷-۱۹)‘‘ ﴿اور ان کے سامنے ہمارے بندے داؤد کا قصہ بیان کرو، جو بڑی قوتوں کا مالک تھا۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا تھا، ہم نے پہاڑوں کو اس کے ساتھ مسخر کر رکھا تھا کہ صبح و شام وہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے، پرندے سمٹ آتے، سب کے سب اس کی تسبیح کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔﴾

داؤد علیہ السلام بڑی قوتوں کے مالک تھے، ان میں سے ایک جسمانی طاقت تھی جس کا مظاہرہ انہوں نے جالوت سے جنگ کے موقع پر کیا تھا۔ فوجی اور سیاسی قوت کے باعث انہوں نے گرد و پیش کی مشرک قوموں کو شکست دے کر ایک مضبوط اسلامی ریاست قائم کر لی تھی۔ اپنی اخلاقی قوت کی بدولت انہوں نے بادشاہی میں فقیری کی۔ وہ ہمیشہ اللہ سے ڈرتے اور اس کے حدود کی پابندی کرتے اور ان کی عبادت کی طاقت کا حال یہ تھا کہ حکومت و فرمانروائی اور جہاد فی سبیل اللہ کی مصروفیتوں کے باوجود، صحیحین کی روایت کے مطابق، وہ ہمیشہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتے اور روزانہ ایک تہائی رات نماز میں گزارتے تھے۔ امام بخاری ؒ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت داؤد کا ذکر آتا تو نبی کریم ﷺ فرماتے: ’’کان اعبد البشر‘‘ وہ انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ (تلخیص تفہیم القرآن ص۸۰۷)

۲...... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیوں (منطق الطیر) کی تعلیم اور فہم عطاء کیا تھا۔ ’’وورث سلیمان داؤد وقال یایها الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیٔ ان هذا لهو الفضل المبین (النمل:۱۶)‘‘

﴿اور داؤد علیہ السلام کا وارث سلیمان ہوا اور اس نے کہا لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئیں۔ بے شک یہ اللہ کا نمایاں فضل ہے۔﴾

حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت اور خلافت کا آغاز ۹۶۵ ق.م میں ہوا اور آپ اسی سال فرمانروا رہے۔ ان کی مملکت موجودہ فلسطین وشرق اردن پر مشتمل تھی اور شام کا کچھ حصہ بھی اس میں شامل تھا۔

۳...... اللہ تعالیٰ نے لوہے کو ان کے لئے موم کی طرح نرم کردیا تھا اور وہ اسے جس طرح چاہتے موڑ لیتے تھے۔ ''والناله الحديد (سبا: ۱۰)'' ﴿اور ہم نے لوہے کو اس کے لئے نرم کردیا۔﴾

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کے استعمال پر قوت عطاء کی اور خاص طور پر جنگی اغراض کے لئے زرہ سازی کا طریقہ سکھایا۔ موجودہ دور کی تاریخی تحقیقات بتاتی ہیں کہ دنیا میں لوہے کے استعمال کا دور (Tran Age) ۱۳۰۰ ق.م سے ۷۰۰ ق.م کے درمیان شروع ہوا اور یہی داؤد علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ قدرتی بات ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس جدید دریافت کو جنگی اغراض کے لئے استعمال کیا۔ کیونکہ تھوڑی مدت پہلے آس پاس کی کئی دشمن قوموں نے اسی لوہے کے ہتھیاروں سے ان کی قوم پر عرصہ حیات تنگ کردیا تھا۔

۴...... اللہ تعالیٰ نے انہیں زرہ سازی کا فن عطاء کیا تھا۔ جس سے وہ اپنی روزی اپنے ہاتھ سے کماتے تھے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے۔ ''انسان کا بہترین رزق وہ ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے اپنی روزی کماتے تھے۔''

(بخاری، کتاب التجارہ)

ارشاد باری ہے: ''ان اعمل سبغت وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون بصیر (سبا: ۱۱)'' ﴿اس ہدایت کے ساتھ کہ زرہیں بنا اور ان کے حلقے ٹھیک انداز پر رکھ۔ (اے آل داؤد) نیک عمل کرو، جو کچھ تم کرتے ہو اس کو میں دیکھ رہا ہوں۔﴾

۵...... جنگی لباس کی تیاری کا کام ان سے شروع ہوا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر ایک نعمت واحسان کے طور پر اس کا ذکر فرمایا ہے: ''وعلمنه صنعة لبوس لكم لتحصنكم من باسكم فهل انتم شكرون (الانبیاء: ۸۰)'' ﴿اور ہم نے اس کو تمہارے فائدے کے لئے زرہ بنانے کی صنعت سکھادی تھی تاکہ تم کو ایک دوسرے کی مار سے بچائے، پھر کیا تم شکرگزار ہو؟﴾

۶...... خدا نے انہیں حکمت اور فصل الخطاب یعنی منصب نبوت اور خطابت کی فصاحت اور صحیح فیصلے کی قوت بخشی تھی۔ ''وشددنا ملكه واتينه الحكمة وفصل الخطاب (ص: ۲۰)'' ﴿ہم نے

اس کی سلطنت مضبوط کر دی تھی، اس کو حکمت عطاء کی تھی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت بخشی تھی۔﴾

سلطنت کی مضبوطی اور قوت کی بات پہلے پیرائے میں آ چکی ہے، حکمت سے مراد نبوت ہے اور فصل الخطاب سے ان کی خطابت وفصاحت اور ان کی شیریں پیاری آواز ہے۔ وہ بڑے بڑے معاملات وتنازعات اپنی گفتگو اور شیریں بیانی سے طے کر دیتے تھے۔

۷...... قرآن کریم نے جن کتب سماویہ کا ذکر کیا ہے۔ ان میں زبور بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔ ’’ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض واتینا داؤد زبورا (بنی اسرائیل:۵۵)‘‘ ﴿ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض سے بڑھ کر مرتبے دیئے اور ہم نے ہی داؤد کو زبور دی تھی۔﴾

۸...... زہد وعبادت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں انہماک بخشا تھا، جو انسانیت کے لئے ایک نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ نصف شب تک آرام کرتے، تہائی رات عبادت میں بسر کرتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔‘‘

۹...... حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوش گلو بنایا تھا۔ چنانچہ لحن داؤد وضرب المثل بن چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب ابوموسیٰ اشعریؓ کی شیریں آواز سنتے تو فرماتے کہ ابوموسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطاء فرمایا ہے۔

قرآن حکیم نے حضرت داؤد علیہ السلام کے فیصلوں میں سے دو واقعات بیان کئے ہیں۔ جن سے ان کی معاملہ فہمی اور فیصلہ کی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک واقعے میں ان کی آزمائش وابتلاء اور پھر صحیح فیصلہ دینے کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے: ’’پھر تمہیں کچھ خبر پہنچی ہے ان مقدمے والوں کی جو دیوار چڑھ کر اس (داؤد علیہ السلام) کے بالاخانے میں گھس آئے تھے۔ جب وہ داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔ انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم ایک مقدمے کے دو فریق ہیں۔ جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیجئے۔ بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں راہ راست بتایئے۔ یہ میرا (دینی/قومی) بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ دنبی بھی میرے حوالہ کر دے اور اس نے گفتگو میں مجھے دبالیا۔‘‘ داؤد علیہ السلام نے جواب دیا: اس شخص نے اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری دنبی ملا لینے کا مطالبہ کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا اور واقعہ یہ ہے کہ مل جل

کر ساتھ رہنے والے لوگ اکثر ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے رہتے ہیں۔ بس وہی لوگ اس سے بچے ہوئے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور ایسے لوگ کم ہی ہیں۔ یہ بات کہتے کہتے داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ تو ہم نے دراصل اس کی آزمائش کی ہے۔ چنانچہ اس (داؤد علیہ السلام) نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر گئے اور رجوع کر لیا۔ تب ہم نے اس کا وہ قصور معاف کیا اور یقیناً ہمارے ہاں اس کے لئے تقرب کا مقام اور بہتر انجام ہے۔ (سورۂ ص:۲۰ تا ۲۵)

حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کے مقدمہ سنتے ہی فیصلہ دیا۔ اس قصے سے انبیاء کرام کا بلند مرتبہ، اللہ تعالیٰ کی براہ راست رہنمائی، نبی کا فوراً اپنی کوتاہی سے رجوع کر لینا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور عنایات ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے پاس کسی وقت بھی کوئی مسئلہ پوچھنے آئے، فیصلہ کرانے آئے اور حاجت لے کر آئے تو حتی الوسع اس پر توجہ دیتے ہیں، ان کی باتیں سنتے ہیں اور ان کا کام کرتے ہیں۔ (مزید دیکھئے: بیان القرآن مولانا اشرف علی تھانوی ؒ متعلقہ آیات کی تفسیر)

ان کی زندگی کا سبق آموز اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانائی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک روز داؤد علیہ السلام فیصلہ کرنے کے لئے عدالت میں بیٹھے تھے اور آپ کے فرزند سلیمان علیہ السلام بھی ان کے پاس موجود تھے۔ مقدمہ یہ پیش ہوا کہ کسی ریوڑ والے کی بھیڑوں نے رات کو کسی کی پکی ہوئی فصل کھالی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ کھیت والے کا زبردست نقصان ہوا ہے اس لئے بھیڑیں بطور تاوان اس کے سپرد کی جائیں۔ مگر گیارہ سالہ سلیمان علیہ السلام نے مشورہ دیا کہ آپ اپنے فیصلے میں دونوں فریقوں کا خیال رکھیں۔ اس پر داؤد علیہ السلام نے کہا کہ تم فیصلہ دو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ بھیڑیں کھیت والے کو دے دی جائیں کہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے اور کھیت بھیڑوں والے کو دیا جائے جو اس پر محنت کر کے اس حالت پر لے آئے جو برباد ہونے کے وقت تھی۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس فیصلے سے اتفاق کیا۔ (تفسیر آیت الانبیاء:۷۹)

حضرت داؤد علیہ السلام کے تمام کارناموں پر نظر ڈالتے ہیں تو اجتماعی وانفرادی زندگی کے تمام امور کی ادائیگی میں نہایت اعلیٰ انسان دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ قرآن کریم نے ان کی اجتماعی زندگی کے کارنامے نمایاں بیان کئے ہیں اور انفرادی امور کا تذکرہ کم کیا ہے۔ وہ ایک مجاہد وغازی اور رہنما ہیں۔ اپنی مسلمان قوم اور اللہ کے نیک بندوں کو ظالموں، استحصال کرنے والوں اور غاصبوں سے بچاتے ہیں اور جہاد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

وہ اس دور کی ٹیکنالوجی کو بروقت اور بہترین طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ لوہے کی صنعت جو نئی نئی متعارف ہوئی تھی اس سے دفاعی جنگی ہتھیار بناتے ہیں اور لوگوں کے تحفظ کے لئے استعمال کرتے

ہیں۔ وہ خداداد فصاحت و بلاغت اور شیریں بیانی سے ایک طرف دعوت و تبلیغ کرتے ہیں۔ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور نیک بناتے ہیں تو دوسری طرف قدرت وفطرت کے مظاہر یعنی پہاڑوں، پرندوں اور چشموں کو اپنی تسبیحات اور دعاؤں میں شامل کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے درمیان تنازعات وخصومات اور اختلافات وافتراقات کو خداداد حکم ودانش اور فصاحت و بلاغت اور قوت بیان سے طے کرتے ہیں اور ان کو انصاف دلاتے ہیں، ان کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

وہ بادشاہ اور وسیع وسائل اور ذرائع آمدنی کا مالک ہونے کے باوجود رزق حلال اپنے ہاتھ سے کماتے ہیں اور اس میں عار محسوس نہیں کرتے۔ یا شرماتے نہیں بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ ان کا کتنا بڑا کارنامہ ہے۔ وہ باوجود اتنی نعمتوں اور دولت کے زاہد وعابد اور شب بیدار ہیں۔ اللہ کی بندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ چند اہم ونمایاں خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے قصے کو متعدد سورتوں میں مختلف پیرایوں سے اسوہ اور نمونہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ دعوت اسلام آباد جون ۲۰۱۳ء)

درود شریف کی ایک عجیب خصوصیت

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر ؒ فرماتے ہیں: میرے شیخ شاہ عبدالغنی پھولپوری ؒ جو حکیم الامت حضرت تھانوی ؒ سے صرف سات برس چھوٹے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ صرف درود شریف ایسی عبادت ہے جس میں منہ سے بیک وقت اللہ کا نام بھی نکلتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا نام بھی نکلتا ہے۔ دونوں نام ایک ساتھ نکلتے ہیں۔

دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے...... ہاتھ میرے دونوں نکلے کام کے

اور کوئی عبادت ایسی نہیں جس میں اللہ کا نام بھی آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کا نام بھی آئے۔ اس لئے کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔ حضور ﷺ کی محبت تو عین ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے: ''ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلمو تسلیما: احزاب: ۵۶ '' ﴿اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ سے پیار کرتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی میرے نبی ﷺ سے پیار کرو۔ یہ عاشقانہ ترجمہ ہے۔ جیسے صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقانہ ترجمہ حضرت فضل رحمٰن گنج مرادآبادی ؒ نے کیا تھا کہ اللہ پیار کرے محمد صاحب کا اور سلامت رکھے ان کو۔ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ ہماری شرکت نعمت نہیں ہے؟ جس تجارت میں بادشاہ کا حصہ بھی ہو۔ اس تجارت میں خسارہ اور نقصان ہوسکتا ہے؟ وہ تجارت گھاٹے میں جاسکتی ہے؟ درود شریف بھیجنا اللہ کا کام ہے اور فرشتوں کا کام ہے۔ اس میں اپنا حصہ لگالو۔ یہ تجارت ...... ہے۔ اس میں خسارہ ہی نہیں۔!!!! (مرسلہ: محمد سعید علوی)

خلیفہ اوّل ...... سیدنا صدیق اکبرؓ کا مختصر تذکرہ

مولانا محمد حنیف ساجد

ماہ جمادی الثانی کے شروع ہوتے ہی ہماری نگاہیں ۲۲ رجمادی الثانی پر پڑتی ہیں۔ کیونکہ اس تاریخ کو ایک ایسی ہستی دنیا سے رخصت ہوئی جن کو آفتاب نبوت ﷺ کی زبان مبارک سے ’’صدیق، عتیق، افضل البشر، بعد الانبیاء،، کا اعزاز عطا ہوا۔ (صحابہ کرام کا انسائیکلو پیڈیا ص ۹۷)

سیدنا صدیق اکبرؓ کی ولادت عام الفیل سے اڑھائی سال بعد ۵۷۳ء کو سرزمین مکہ میں ہوئی۔ آپ کا نام عبداللہ، والد کا نام حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامر، والدہ کا نام ام الخیر سلمیٰ بنت صخر اور لقب صدیق وعتیق ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ابوقحافہ عثمان بن عامر اپنے قبیلہ کے سرداروں میں شامل تھے اور شرفاء مکہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ فتح مکہ تک کفر پر قائم رہے۔ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوقحافہ عثمان بن عامرؓ نے طویل عمر پائی۔ ۱۴ ہجری میں ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی والدہ ماجدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صخرؓ ابتدائے زمانہ کے چالیسویں نمبر پر اسلام قبول کرنے والی خوش نصیب عورت ہیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کا بچپن انوکھا، نرالا اور بہت ہی بے مثال تھا۔ کھیل کود اور لایعنی باتوں سے بالکل پرہیز کرتے تھے۔ ہر برائی سے کوسوں دور بھاگتے۔ اسلام کے اس تابناک ہیرے کا بچپن کس قدر عمدہ اور صاف ستھرا تھا۔

تاریخ الخلفاء میں ہے کہ: ’’دور جاہلیت میں ہی صدیق اکبرؓ نے اپنے اوپر شراب کو حرام کرلیا تھا۔ لکھنے پڑھنے کے علاوہ فن خطابت اور نسب دانی کے علوم میں کمال حاصل کیا۔‘‘

صدیق اکبرؓ وفا کے پیکر تھے۔ جب اپنی جوانی کے ایام میں داخل ہوئے تو تجارت کے شعبے سے منسلک ہوگئے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں پہلا تجارتی سفر ملک شام کی طرف کیا۔ تجارت کے میدان میں امانت، دیانت، شرافت اور صداقت کے ذریعے سے اپنے اور بیگانوں کے دلوں میں جگہ بناتے گئے۔ اڑتیس سال کی عمر میں آفتاب نبوت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بغیر کسی تامل اور غور وفکر کے اسلام قبول کرتے ہیں۔ جوان مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے آپ ہی ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے دین حنیف کی نشر واشاعت کے لئے جدوجہد شروع کردی۔ آپ کی محنت کوشش اور مساعی جمیلہ کی وجہ سے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ جو اسلام کے سب سے تاباں ودرخشاں جواہر ہیں

مشرف باسلام ہوئے۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ، حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت خالدؓ بن سعید بھی آپ ہی کی محنت اور دعوت سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ وہ اکابر صحابہ کرامؓ ہیں جو آسمان اسلام کے روشن ستارے ہیں۔ لیکن ان چمکتے ہوئے ستاروں کا مرکز شمسی حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہی کی ذات تھی۔

(سیر الصحابہ ص۲۳ ج۱)

خدا نے کس قدر افضل کیا صدیق اکبرؓ کو
نبیؐ کے بعد کا رتبہ دیا صدیق اکبرؓ کو

بنا مدفن مدینے میں رسول اللہؐ کے پہلو میں
نہیں کرتے محمدؐ بھی جدا صدیق اکبرؓ کو

عقیدت مند ہم انور ہیں یاران محمدؐ کے
کریں گے پیش نذرانے سدا صدیق اکبرؓ کو

سیدنا صدیق اکبرؓ کی شخصیت اتنی باکمال تھی کہ دشمن بھی آپ کی عزت وعظمت کا اقرار کرتے تھے۔

ایک دن آپ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کو روک کر دعوت دی۔ جناب طلحہ بن عبیداللہؓ کے سگے چچا نوفل بن خولید آگئے۔ اس نے ان دونوں حضرات کو پکڑ کر رسیوں سے باندھا اور خوب مارا۔ آفتاب نبوت ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو محبوب آقا ﷺ نے اپنے پیارے رفیق یعنی صدیق اکبرؓ کو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ صدیق اکبرؓ تعمیل حکم میں سواری پر سوار ہو کر رواں دواں ہوتے ہیں تو مقام برک الغماد پر رئیس بنو قارہ ابن دغنہ سے ملاقات ہوتی ہے۔ ابن دغنہ نے صداقت وشرافت کے سرچشمہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی سواری کی لگام پکڑ کر کہا کہ اے صدیق اکبرؓ آپ کو اس جگہ سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دوں گا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا کیوں؟ کیا وجہ ہے؟ تو رئیس بنو قارہ کے الفاظ یہ تھے کہ: ”آپ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، جن کے پاس کچھ نہ ہو ان کو دینے والے ہیں، حق بات کی تائید کرنے والے ہیں اور مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔“

اس کے بعد آپ واپس مکہ آگئے او دوبارہ حضور ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔

حضرت خارجہ بن زیدؓ کے گھر مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ حضرت حارثہ بن زہیرؓ کے ساتھ مواخات قائم ہوئی۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ تمام غزوات میں آفتاب نبوت ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ جان دوعالم ﷺ کی رحلت کے بعد خلیفہ اول مقرر ہوئے۔ دو سال اور کچھ ماہ تک خلافت کی۔

گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا۔ عامہ، بحرین، عمان، شام اور مصر کے علاقوں کو فتح کرکے اسلام کے پرچم کو لہرایا۔ تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔ آپ کی مرویات کی تعداد بقول علامہ سیوطی ؒ کے ۱۴۲ ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو سیدنا صدیق اکبرؓ کی سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!!

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:3 تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمٰن

حضرت علی ہنس پڑے

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے جارہا تھا۔ حضرت علیؓ حضرت صدیق اکبرؓ کے پہلو میں چل رہے تھے۔ اتنے میں وہ امام حسنؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے سیدنا امام حسنؓ کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا: یہ لڑکا (حسنؓ) نبی اکرم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کہ علیؓ کے۔ اس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ حضرت علیؓ یہ دیکھ کر ہنس پڑے۔'' (مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف، نسائی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ ص ۲۸۶، کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۷۸)

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: منا (معصوم بچہ) کہاں ہے؟ کیا یہاں منا ہے؟ چنانچہ امام حسنؓ باہر تشریف لائے۔ انہوں نے گلے میں کالی مرچ کا ہار ڈال رکھا تھا۔ امام حسنؓ نے اپنے ہاتھ مبارک پھیلا دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ مبارک پھیلا دیئے اور انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرے۔''

(ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۸۹، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ ص ۲۹۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ: ''ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو اعور السلمیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا کہ: حسن بن علیؓ کی زبان میں لکنت ہے۔ کاتب وحی امیر معاویہؓ نے جواب میں فرمایا کہ ایسی بات مت کہو۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا تھا جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا ہو۔ اس میں لکنت نہیں ہو سکتی۔

(ابن عساکر و کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۸۹)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ: ''ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب گھر پہنچے تو فرمایا: کیا یہاں منا ہے؟ حسنؓ آئے تو میں نے سوچا

کہ حضرت فاطمہؓ انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا انہیں نہلا رہی ہیں۔ اتنے میں امام حسنؓ دوڑتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے امام حسنؓ کو گلے سے لگا لیا اور ارشاد فرمایا: اے میرے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔“

(ابن عساکر و کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۸۰)

میرے سردار

حضرت سعید مقبری ؒ فرماتے ہیں کہ: ”ہم حضرت ابوہریرہؓ کے ہمراہ تھے۔ اتنے میں امام حسنؓ آئے۔ انہوں نے سلام کیا اور امام ابوہریرہؓ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے میرے سردار تجھ پر بھی سلامتی ہو۔ میں (ابوہریرہؓ) نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ (حسنؓ) سید یعنی سردار ہے۔“

(ابن عساکر و کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۸۰)

سلامت رکھ

حضرت امام محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ: ”جناب نبی کریم ﷺ نے امام حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اسے سلامتی کے ساتھ رکھ اور اس میں سلامتی ڈال دے۔“ (ابن عساکر و کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۸۱)

سخت پیاس

حضرت ابوجعفرؒ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ”امام حسنؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو سخت پیاس لگی۔ آپ ﷺ نے امام حسنؓ کے لئے پانی طلب کیا۔ مگر پانی نہ ملا تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک امام حسنؓ کے منہ میں رکھ دی تو امام حسنؓ نے چوسنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ سیراب ہوگئے۔“

(ابن عساکر و کنز العمال ج ۲۸۱)

آسمان والوں کے نزدیک

حضرت رجاء بن ربیعہ ؒ فرماتے ہیں کہ: ”میں جناب نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جہاں حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ تھے۔ تو وہاں سے امام حسنؓ کا گزر ہوا۔ انہوں نے سلام کیا۔ سب لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ بس میں ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے عرض کی کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔

پھر فرمایا: آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سب سے زیادہ آپ محبوب و پسندیدہ ہیں۔“

(درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ ص ۲۸۹)

حضرت انس بن مالکؓ کا فرمان

۱...... ’’جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشابہت میں امام حسنؓ جیسا کوئی بھی نہیں تھا۔‘‘

۲...... ’’کوئی بھی امام حسنؓ اور حضرت فاطمہؓ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رحمت ہو۔‘‘

۳...... ’’سیدنا حسنؓ چہرے میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔‘‘

(مناقب علیؓ والحسنینؓ وامہما فاطمۃ الزہراء ص۲۳۴)

حضرت فاطمہؓ امام حسنؓ کو کھلایا کرتی تھیں اور فرمایا کرتیں کہ میں اپنے ابا جان ﷺ پر قربان۔ یہ حسنؓ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں۔ علیؓ کے نہیں۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

حضرت امام حسنؓ کی سخاوت

سیدنا امام حسنؓ کی سخاوت ضرب المثل تھی۔ ان کی دریادلی کے بہت زیادہ چرچے تھے۔ یہ بات تو ناممکنات میں سے ہے کہ کبھی کوئی حضرت علیؓ کے اس سخی فرزند کے پاس آیا ہو اور وہ محروم واپس لوٹا ہو۔ نہیں نہیں! یہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ سارا گھرانہ ہی سخاوت وایثار کا خزانہ تھا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ امام حسنؓ کا تعلق خاندان اہل بیتؓ کے ساتھ ہے اور وہ خاندان اہل بیتؓ کے ممتاز چشم و چراغ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرے۔ وہ ایمان کی حالت میں مرتا ہے اور جو آل محمد ﷺ کی محبت میں وفات پاتا ہے وہ شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا ہے اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیتا ہے اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے اس کی قبر میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے خدا اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

خبردار! جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت میں ہو کر انتقال کرتا ہے۔ سن لو! جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے جنت کی طرف اس کو ایسے بھیجا جاتا ہے جیسے کہ دلہن اپنے گھر بھیجی جاتی ہے اور جو شخص آل محمد ﷺ کی دشمنی میں مرتا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا ’’رحمت خدا سے مایوس‘‘ خبردار! جو آل محمد ﷺ کی دشمنی میں مرے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔ خبردار! جو آل رسول ﷺ کی دشمنی میں مرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔‘‘ (نزہۃ المجالس عربی ج۲ ص۱۶۱)

............جاری ہے!!!

پانچ کلمات پڑھنے کا ثواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے یہ دعا پڑھی: ''لا اله الا الله والله اكبر. لا اله الا الله وحده لاشريك له. لااله الا الله له الملك وله الحمد. لا اله الا الله لاحول ولا قوة الا بالله '' سرور دو عالم ﷺ نے ان کلمات کو پانچ بار اپنی انگلیوں پر گنے اور آپ نے پھر فرمایا: جو شخص ان کلمات کو دن یا رات میں یا مہینہ میں پڑھے پھر اسی دن، اسی رات یا اسی مہینہ میں مر جائے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۲...... ابو مسلم ؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ پر شہادت دیتے ہوئے روایت بیان کی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر شہادت دیتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ ''لا اله الا الله وحده'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ ''لا اله الا الله له الملك وله الحمد'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے لئے بادشاہی اور تمام تعریفیں ہیں اور جب بندہ ''لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت میری توفیق کے بغیر نہیں ہے۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں۔ اس کے بعد راوی نے کوئی بات کہی جسے میں نہ سمجھا تو میں نے ابو جعفر ؒ سے پوچھا کہ انہوں نے کیا بات کہی؟ تو ابو جعفر نے بتلایا کہ انہوں نے کہا جس شخص کو یہ کلمات موت کے وقت نصیب ہو گئے تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

۳...... محمد ابن بشار نے بواسطہ محمد، شعبہ، ابو اسحاق نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بندہ کی پانچ کلمات کہنے پر تصدیق فرماتے ہیں۔ جب ''لا اله الا الله'' کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا اور جب ''لا اله الا الله وحده'' کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا اور ''لا اله الا الله وحده لاشريك له'' کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے نے سچ کہا۔

عقائد کے خلاف فتنوں کی کثرت ...... علامت مرض

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

اسلام میں عقیدہ کو اوّلیت حاصل ہے پہلے خدا اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں اور کتابوں پر درست عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد ہی اعمال کی ابتدا ہوتی ہے۔ تفسیر حدیث اور فقہ وغیرہ کی ضرورت بھی اسی شخص کو پڑے گی جس کا پہلے خدا، اس کے رسول اور خدا کی کتابوں پر ایمان ہوگا۔ ورنہ احادیث، تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کو ماننا ایسا ہی بے سود ہوگا جیسے کہ بغیر بنیاد کے عمارت کھڑی کردی جائے۔ عقیدہ کی حیثیت اور اہمیت کسی پر پوشیدہ نہیں۔ مگر حیرت اس بات پر ہے کہ عقائد کی حفاظت کے لئے جو محنت درکار ہے۔ اس میں مجموعی طور پر حد درجہ تغافل سے کام لیا جارہا ہے۔ مدارس اسلامیہ میں داخل عقائد کے نصاب پر اور ان کی تعلیم اور انداز تعلیم وتعلم پر اگر منصفانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ عقائد کے باب میں وہ محنت نہیں کی جاتی جو دیگر ابواب میں دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے کی جاتی ہے۔

ماضی میں اسلامی عقائد پر جب یونانی فلسفہ نے یلغار مچایا تو اس کے فریب کو توڑنے کے لئے ہمارے بڑوں نے اس طرح محنتیں کیں کہ یونانی فلسفہ کی جادوگری آج خود فلسفیوں کے لئے مضحکہ خیز بن کررہ گئی ہے۔ متکلمین اسلام کے وضع کردہ اصولوں نے فلسفہ کے راستے سے آنے والے ارتدادی سیلاب کو نہ صرف یہ کہ قیامت تک کے لئے بند کردیا۔ بلکہ نازک خیال فلسفیوں کو بھی ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔ لیکن آج صورت حال یوں بدل گئی ہے۔ جگہ جگہ فتنوں کی کثرت ہورہی ہے۔ نئے نئے ارتدادی فتنے مسلمانوں کے درمیان جنم لے رہے اور پنپ رہے ہیں۔ قدیم فلسفیوں کے زہریلے اثرات کو نئی نئی تعبیرات وزبان میں پیش کر کے ایک بار پھر اسلامی عقائد کو مسخ کرنے کی فکر میں بیشمار تنظیمیں شب وروز مصروف ہیں۔ اعمال میں تو خود مسلمانوں نے ہی دین کو بغیر ماہرین دین کے چلانے کی وکالت شروع کررکھی ہے۔ لیکن پانی سر سے اتنا اونچا ہوچکا ہے۔ عقائد میں بھی اب دین کو بغیر ماہرین دین کے چلانے کی وبا عام مسلمانوں میں پھیلنے لگی ہے۔ ہر دانشور اسلامی عقائد میں رائے زنی کرنا اپنا موروثی حق سمجھنے لگا ہے۔ پھر ملحد دانشوروں کی تلچھٹ مرزا قادیانی اور اس جیسے دیگر لوگ جیسے پاکستان میں ریاض احمد گوہرشاہی اور ہندوستان میں شکیل بن حنیف یا راشد شاز وغیرہ اپنے آپ کو کیوں پیچھے رکھیں۔

چنانچہ وہ بھی مسلمانوں کے درمیان عقائد کی مضبوط تعلیم نہ ہونے کا جی بھر کے فائدہ اٹھارہے ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ اس خودسری کا بھیانک نتیجہ عقائد اسلامیہ کو بازیچۂ اطفال بنانے کی صورت میں

نکلے گا۔ جیسا کہ عام طور پر اب دیکھنے میں بھی آ رہا ہے کہ جگہ جگہ اسلام کے قطعی اور یقینی عقائد ونظریات کو تختۂ مشق بنایا جانے لگا ہے۔ میدان میں بالکل خاموشی کی بات تو نہیں کی جاسکتی۔ لیکن سوائے چند افراد اور دو چار تنظیموں کے کتنے لوگ ہیں جو اس سیلاب کو روکنے میں فکر مند ہیں؟ فکر مندوں کا بھی حال یہ ہے کہ مرض کی بجائے علامات مرض کے علاج میں لگے ہیں۔ جبکہ فتنوں کی کثرت اس مرض کی علامت ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ کمزور ہو چکا ہے۔ اسے مضبوط کیا جائے۔ تاکہ فتنوں سے بچاؤ میں مسلمان خود اپنی طاقت استعمال کر سکیں۔ علاج کا کامیاب طریقہ یہ ہے کہ مرض کو دُور کیا جائے اور براہ راست مرض کا علاج کیا جائے۔ نہ کہ علامتوں کا۔ لیکن آج کل فتنوں کے پیچھے طرح طرح کی تنظیمیں قائم ہو رہی ہیں۔ علامات مرض کے پیچھے دوڑ لگانے والے کچھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اصل مرض کے ازالے کی جانب توجہ کتنے لوگوں کی ہے؟

بلاشبہ اس میدان میں کام کرنے والی تنظیموں پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کے نبھانے میں وہ کوتاہ عمل ہیں۔ لیکن مسئلے کا حل کسی کو موردِ الزام ٹھہرانے میں نہیں۔ بلکہ اس بات میں ہے کہ ایمان وعقائد کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے سدباب کے لئے عقائد اور علم کلام کی تعلیم کے لئے محنت میں کچھ اضافہ کیا جائے۔ علم کلام کی تعلیم کو نہ صرف یہ کہ معقولیت ومعنویت کے ساتھ اپنے مکاتب ومدارس کے نصاب کا جزو بنایا جائے۔ بلکہ عام فہم بیانات اور کتابوں کے ذریعہ مساجد کی صبح وشام کی تعلیم کا حصہ بنادیا جائے۔ متکلمین اسلام نے عقائد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے جو کامیاب ولاجواب علمی اور عقلی اصول دیئے ہیں ان کی روشنی میں حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے علاقائی اور رائج زبان وبیان کے ذریعہ عام مسلمانوں میں بھی اتنی صلاحیت پیدا کردی جائے کہ گلی کوچوں میں جنم لینے والی ارتدادی لہروں کا مسکت جواب دینے کی صلاحیت ان میں پیدا ہو جائے۔ علم کلام جو عقائد کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس سے بیگانگی اور ناواقفیت کے سبب آج کا مسلمان اس قدر مرعوب ہوگیا ہے۔ اگر کوئی قادیانی، شکیلی یا گوہر شاہی کسی گلی کوچے میں وسوسہ چھوڑ دے تو ہمارا نوجوان اس کو بہت بڑا تیر سمجھ کر مولانا صاحب کے پیچھے پڑ جائے گا کہ اس کا جواب کیا ہے؟ لیکن کوئی عالم دین مسجد کے ممبر ومحراب سے معقول سے معقول تر جواب دے دے تو اس کو لے کر قادیانیوں، شکیلیوں یا گوہر شاہیوں کے پیچھے کبھی نہیں پڑتا کہ تم نے بلاوجہ کا یہ وسوسہ اسلام میں کیوں پیدا کیا؟ مسلمانوں کے درمیان مرعوبیت کی اس حالت کو اگر پلٹنا ہے تو اس کے لئے معقول توڑ دریافت کرنا پڑے گا۔

راقم سطور نے اپنے بڑوں کی تحریرات وبیانات کی روشنی میں اس کا جو حل سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دورِ حاضر کی زبان میں علم کلام کے دلائل سے مسلمانوں کو مزین کردیا جائے۔ اگر اس باب میں بچپن کی تعلیم مضبوط ہو جائے تو عمر کے ہر مرحلے میں ان دلائل سے وہ بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور قدیم علم کلام کو اپنی من

پسند جدید زبان میں پاکر ہر دہریے اور ملحد کا توڑ وہ خود دریافت کریں گے۔ بلکہ اسلامی عقائد کے روشن ماضی سے خود کو مربوط رکھنے کی ذمہ داری کو بھی وہ محسوس کریں گے۔

قدیم متکلمین اسلام کے مضامین کو جدید اور سہل زبان میں بیان کرنے یا سمجھنے کے لئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ، حضرت مولانا محمد مسلم دیوبندی ؒ اور حضرت مولانا سید محمد میاں ؒ وغیرہ اکابر دیوبند کے رسائل ومضامین جو بطور خاص عقائد اور کلام کے ہی موضوع پر تصنیف کئے گئے ہیں، شائقین اور دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نفع بخش ہوسکتے ہیں یا ان بزرگوں کی تحریرات کی روشنی میں اپنے اپنے علاقوں میں پیش آمدہ مخالفین اسلام کے اعتراضات ووساوس کے جوابات دیئے جاسکتے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن کی والدہ کا وصال

جمعیۃ علماء صوبہ پنجاب کے امیر، جامعہ اسلامیہ کشمیر اور راولپنڈی کے مہتمم ڈاکٹر مولانا عتیق الرحمٰن صاحب کی والدہ محترمہ اپنے گاؤں بہبودی تحصیل حضرو ضلع اٹک میں ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۷ء کو وصال فرماگئیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محترم قاری عتیق الرحمٰن کے اس صدمہ میں برابر کا شریک غم ہے۔

مولانا توصیف احمد کو صدمہ

عالمی مجلس ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد کی ہمشیرہ ۸ جنوری ۲۰۱۸ء بروز پیر بعد مغرب اپنے خالق حقیقی سے جاملی۔ مرحومہ اپنے چار بھائیوں کی چھوٹی اکلوتی بہن تھی۔ ان کی نماز جنازہ ۹ جنوری بعد نماز ظہر جامع مسجد نور السلام آفریدی کالونی بلدیہ ٹاؤن کراچی میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد، سابق ایم پی اے مولانا عمر صادق، وکیل منظور احمد منو، مفتی ذوالفقار احمد، منور حسن مولانا نثار احمد، ودیگر کثیر تعداد میں علماء کرام وعوام الناس نے شرکت کی۔

ڈاکٹر محمد علی راؤ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے معاون ڈاکٹر محمد علی راؤ کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد سرور علی راؤ ۱۷ر جنوری ۲۰۱۸ء بروز بدھ خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم اجلی سیرت کے مالک تھے۔ تبلیغی جماعت سے وابستہ اور ختم نبوت کے کاز سے بہت پیار کرتے تھے۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں عوام الناس، سیاسی زعماء، علماء کرام اور طلباء عظام شریک تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف مولانا پیر خواجہ عبدالمالک صدیقی اور ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے لواحقین سے تعزیت کی۔ قارئین لولاک سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

مسافران آخرت

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا شفیق الرحمٰنؒ ایبٹ آبادی کا وصال

۱۰؍جنوری ۲۰۱۸ء کو سفر کے دوران قریباً ساڑھے گیارہ بجے دن جناب وقار گل جدون نے فون پر اطلاع دی کہ یادگار اسلاف حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کا وصال ہوگیا ہے۔ انا ﷲ وانا الیہ راجعون!

صحیح طور پر تو یاد نہیں، غالباً یہ کہ فقیر کی آنجناب حضرت مرحوم سے پہلی ملاقات ۱۹۷۷ء کے دوران میں ہوئی۔ اس حساب سے چالیس سالہ نیازمندی کا گزرا ہوا دور بادسر سر کی طرح زاویہ خیال کے ایک ایک پتہ کو ہلاتے ہوئے گزر گیا اور مبالغہ سے مبرّا بات یہ ہے کہ ان کی وفات کی خبر سے اندازہ ہوا کہ ان سے فقیر کی محبت کس طرح رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ صدمہ ہوا اور بہت ہوا۔ لیکن یہ ناگہانی نہ تھا۔ اس سے پندرہ روز قبل ان کی عیادت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ تب بھی ان کی ناسازی طبع ''چل چلاؤ'' کی غمازی کر رہی تھی۔

مولانا شفیق الرحمٰنؒ ۱۹۳۳ء میں قاضی فیض عالمؒ کے ہاں ایبٹ آباد گلی بیرن میں پیدا ہوئے۔ سربنہ مولانا سید رسول، سکندر پور، ہری پور اور نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، مولانا سرفراز خان صفدرؒ، حضرت صوفی عبدالحمیدؒ اور دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھا۔ ۱۹۵۳ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مشائخ کبار سے دورۂ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۱ء میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ اور ۱۹۵۴ء میں امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے دورۂ تفسیر القرآن پڑھا۔ آپ کا بیعت کا تعلق بھی امام لاہوریؒ سے تھا۔ تعلیم القرآن راجہ بازار، امداد العلوم ملک پورہ میں پڑھاتے رہے۔ کیہال کالونی مسجد رحمانیہ میں خطابت بھی فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے دور امارت میں قادیانیوں نے کیہال ایبٹ آباد میں اپنا مرکز قائم کرنا چاہا۔ تب مولانا شفیق الرحمٰن اور دیگر علماء کرام نے مولانا لال حسین اخترؒ کو ایبٹ آباد بلایا۔ پورے شہر کا اجتماعی جمعہ ہوا اور قادیانی سازشی مرکز صفحہ ہستی سے ایسے غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ صوبہ خیبر پختونخواہ کے وزیراعلیٰ تھے۔ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن جمعیۃ علماء اسلام میں سرگرم رہے۔ آپ جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر بھی رہے۔ مرکزی جامع مسجد کی خطابت بھی

سنبھالی اور ڈسٹرکٹ خطیب کے منصب کو بھی عزت بخشی۔ آپ کا عہد شباب شعلہ نوا خطیب حق گو عالم دین اور بے باک مجاہد اور نڈر قائد کا دور تھا۔ آپ کو خطیب ہزارہ، خطیب شہر کا اعزاز بھی پبلک نے دیا۔

مکی مسجد اور مدرسہ انوار العلوم کے ادارے آپ نے قائم کئے جو اس وقت شہر کے مقتدر اداروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں قومی اتحاد نے الیکشن میں دھاندلی کے خلاف تحریک چلائی۔ جسے تحریک نظام مصطفےٰ کا نام دیا گیا۔ بھٹو صاحب کے خلاف جب قومی اتحاد کی تشکیل کا مرحلہ درپیش تھا تو قومی اتحاد کی صدارت کے لئے جناب اصغر خان کا نام آیا۔ تب ایجنسیوں نے شوشہ چھوڑا اور اصغر خان پر قادیانی ہونے کا الزام دھرا۔ اس زمانہ میں جناب سردار میر عالم خان لغاری کا پورا خاندان پاکستان پیپلز پارٹی میں نمایاں تھا۔ آپ کو یہ خبر ملی تو تشویش ہوئی۔ اسلام آباد مجلس کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی اور فقیر راقم کی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ڈیوٹی لگی۔ ہم دونوں ایبٹ آباد آئے۔ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن سے ملاقات کر کے مدعا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ قطعاً قادیانی نہیں۔ قریب یا دور کے کچھ رشتے ہوں تو کہا نہیں جاسکتا۔ لیکن سنی سنائی باتوں کی بجائے آپ سیدھے جناب اصغر خان کے ہاں تشریف لے گئے اور ان سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے نام خط لائے۔ جس میں جناب اصغر خان نے قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتے ہوئے ایجنسیوں کے پروپیگنڈہ کو کذب و زور کا شاہکار قرار دیا۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ قومی اتحاد کی سربراہی کا سہرا بھی حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ کے لئے مقدر ہوا۔ یہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب سے فقیر کی غالباً پہلی ملاقات تھی۔ تب سے وفات تک آپ سے نیازمندی کا تعلق قائم رہا۔ ہر ملاقات آپ کی محبتوں کی برسات ثابت ہوئی۔ چھوٹوں کو بڑا بنانے میں آپ کی ذات گرامی کو قدرت نے اعزاز بخشا تھا۔ آپ عمر کے آخری حصہ تک برابر ختم نبوت کا ایبٹ آباد میں کام کرنے والے تمام رفقاء کے سرپرست و مربی رہے۔ دوستوں نے تمام کام آپ کے سایہ عاطفت میں کیا۔ جماعتی ساتھیوں کے آپ نے اتنے حوصلے بلند کئے اور اس طرح محبتوں سے نوازا کہ رفقاء تحریکی کام کے لئے جو قدم اٹھاتے اس کی ذمہ داری آپ اپنے سر لیتے۔ حق تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ارشاد ؒ چیچہ وطنی کا وصال

جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی کے بانی، شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد ؒ ۲۰ رجنوری ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ کے مسترشد جناب ہدایت اللہ ؒ کے ہاں علاقہ

قطبہ تحصیل دھوری ریاست پٹیالہ میں ۱۹۴۰ء کو صاحبزادہ پیدا ہوا جن کا نام محمد ارشاد رکھا گیا۔ جب پڑھنے لکھنے کے قابل ہوئے تو آبائی قصبہ میں قرآن مجید کی تعلیم شروع کی۔ ۲۹ پارے ہوئے تھے کہ پاکستان بننے کے باعث ترک وطن کرنا پڑا۔ آپ کے والدین نے ساہیوال چک نمبر ۸۱۔۵۔آر میں رہائش اختیار کی۔ مدرسہ قاسمیہ ساہیوال میں داخل ہوئے۔ اپنے چچا مولانا غلام قادر ؒ سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ پھر کڑہٹہ کبیر والہ میں مولانا جلال الدین حصاروی ؒ فاضل دیوبند سے پڑھتے رہے۔ موقوف علیہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے اور پھر ۱۹۶۱ء میں دورۂ حدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان سے کیا۔

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ، مولانا محمد شریف کشمیری ؒ، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی ؒ، مولانا جمال الدین، حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری ؒ، علامہ غلام رسول ایسے حضرات سے آپ نے کسب علم کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی، مدرسہ قادریہ ڈھڈیاں شریف ضلع سرگودھا، مدرسہ نعمانیہ کمالیہ، جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال میں پڑھاتے رہے۔ مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہاں پروفیسر جاوید منیر اور دیگر دوستوں و بہی خواہان کی کوششوں سے جامع مسجد سے ملحقہ جامعہ اسلامیہ قائم کیا جو اس وقت ضلع ساہیوال کے معروف دینی مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہو رہی ہے۔

آپ کا شمار انتہائی فاضل اساتذہ میں ہوتا تھا۔ کریما سے لے کر بخاری شریف تک درسی کتابیں بارہا اس شان سے پڑھائیں کہ طالبان علوم نبوی گروہ در گروہ گرویدۂ دل ہوکر آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ انتہائی سادہ مگر باوقار علمی شخصیت تھے۔ آپ کی سادگی کو دیکھ کر خانقاہ رائے پور کی سادگی کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ حضرت مولانا جہاں نامور استاذ تھے وہاں صاحب دل، متقی، خیرخواہ، مربی اور محسن بھی تھے۔ جو آپ کے پاس آتا وہ عمر بھر کے لئے آپ کی محبتوں کا اسیر ہو جاتا۔ مولانا محمد ارشاد ؒ بہت ہی مقبول خطیب بھی تھے۔ آپ زیادہ تر پنجابی میں تقریر کرتے اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کی یادوں کو تابندہ و درخشندہ کر دیتے۔ مولانا محمد ارشاد سمجھانے کے ماسٹر تھے اور آپ کی تقریر ماسٹر پیس ہوا کرتی تھی۔ آپ پنجاب کے اکثر و بیشتر اضلاع میں تقریر کے لئے بلائے جاتے۔ جہاں تشریف لے جاتے وہاں علم و عمل کا ایک ماحول قائم ہو جاتا۔ آپ بہت ہی موثر اور دلوں میں گھر کرنے والی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اس وقت چیچہ وطنی کی سب سے بڑی دینی شخصیت تھے۔ آپ سے آبروئے علم و بزرگی راہ پاتی تھی۔

آپ ہر دینی تحریک میں شریک عمل رہے اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے امیر تھے۔ جامعہ اسلامیہ کے بانی، جامع مسجد کے خطیب اور سینکڑوں علماء کے استاذ تھے۔ عرصہ سے شوگر نے بن بلائے مہمان کی طرح گھر کر رکھا تھا۔ گردوں پر اثر ہوا۔ ہفتہ میں دو بار گردوں کی صفائی ہوتی تھی۔ اب کے گردوں

کی صفائی کا عمل ہی جاری تھا کہ آنکھیں بند کیں، روح نے پرواز کی اور اس جہان سے جہان دگر تک کا ایک لمحہ میں فاصلہ طے کر مارا۔ آپ کے وصال کی خبر علاقہ بھر میں جہاں پہنچی وہاں تعزیت کنندگان کے وفود وقافلے روانہ ہوئے۔ مغرب کے بعد مخدوم العلماء حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کی امامت میں سٹیڈیم میں جنازہ تھا۔ پورا سٹیڈیم بھر گیا۔ سڑکیں بلاک ہوگئیں۔ ٹریفک رک گئی۔ رش لگ گیا۔ انسانوں کا ایک سمندر تا حد نگاہ نظر آتا تھا۔ واقعہ میں مولانا کی وفات صاحب علم کی وفات تھی اور جنازہ بھی علم وفضل کے ماہتاب کا سا تھا اور چیچہ وطنی کے بڑے سے بڑے جنازہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ اور فقیر راقم نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

حق تعالیٰ مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ وہ کیا گئے کہ علم وفضل کا ایک باب بند ہوگیا۔ حق تعالیٰ پسماندگان کے حامی وناصر ہوں۔

حضرت مولانا فضل امین ؒ کا وصال

۲۷ر نومبر ۲۰۱۷ء کو شیخ الحدیث مولانا فضل امین ؒ فیصل آباد میں وصال فرماگئے۔ آپ ۱۹۴۲ء میں گوندل ضلع اٹک کے کیمپ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حاجی فضل کریم تھا۔ آپ کنگنی ضلع گوجرانوالہ اور واہ کینٹ ضلع راولپنڈی میں مولانا سید لال شاہ کے ہاں پڑھتے رہے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ، حضرت مولانا رسول خان ؒ ایسے اساتذہ سے حدیث شریف پڑھی۔ ۱۹۶۳ء میں فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ قصور میں دوسال پڑھاتے رہے۔ ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۸ء تک جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں پڑھاتے رہے۔ ۲۰۰۸ء سے اپنا ادارہ دارالارشاد قائم کیا۔ کارخانہ بازار گول بازار کی مسجد میں خطابت کے فرائض بھی ادا کئے۔ غرض بڑی بھرپور زندگی گزاری۔ ہمارے ملک کے ممتاز اساتذہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین!

جناب محمد جمیل صادق ؒ کا وصال

۷ر دسمبر کو جناب محمد جمیل صادق ؒ دل کے عارضہ سے داتہ ضلع مانسہرہ میں وصال فرماگئے۔ آپ بنیادی طور پر جرنلسٹ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ متعدد جرائد میں بیورو چیف کے طور پر کام کیا۔ آج کل ایبٹ آباد کے روزنامہ شمال کے مانسہرہ میں ضلعی چیف بیورو تھے۔ آپ نے داتہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے

پلیٹ فارم سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ چناب نگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین میں بیس روزہ تربیتی ختم نبوت کورس میں شرکت کی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب نیا نیا اس کورس کا ملتان سے چناب نگر آغاز ہوا تھا۔

آپ نے کورس سے فراغت کے بعد داتہ اپنے گاؤں میں ختم نبوت کے کام کا منظم طور پر آغاز کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ داتہ ایک زمانہ میں قادیانیت کا غوغا تھا۔ آپ نے ایسے منظم انداز میں کام کا آغاز کیا کہ پھر اپنے اخلاص سے آگے بڑھتے گئے۔ تا آنکہ یہاں ان کے گاؤں سے قادیانیت عنقاء ہوگئی۔ ان میں بہت سے خوش نصیب حضرات نے اسلام قبول کرنے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس کا باعث صرف اور صرف برادر محمد جمیل صادق اور ان کے رفقاء بنے۔ آپ نے کمال حکمت عملی کے ساتھ تمام مکاتب فکر کو متحد کر کے قادیانیت کے خلاف لا کھڑا کیا۔ یوں ان کی تبلیغی پر امن آئینی جدوجہد سے قادیانیت نے پسپائی اختیار کی۔ داتہ ضلع مانسہرہ سے قادیانیت کی رعونت کو خاک میں ملانے کے عوامل میں ایک عامل محترم محمد جمیل صادق کا وجود گرامی بھی تھا۔ آپ ہر سال چناب نگر سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ایک بڑے قافلہ کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ جو کئی ویگنوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ حضرات علماء کرام وخطباء عظام کو ضرور شریک قافلہ کرتے۔ پورے قافلہ کے کھانے پینے، رہائش اور دیگر سفری آسائشوں کا مکمل اہتمام خود کرتے۔ یوں جو دوست ایک بار چناب نگر کانفرنس میں شریک ہوتا وہ واپس آ کر گاؤں میں ختم نبوت کے کام کے لئے آپ کا دست وبازو بن جاتا۔ علماء کرام اس کانفرنس میں شرکت کے بعد عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے مبلغ کا کردار ادا کرتے۔ اپنی اس حکمت عملی سے یوں گاؤں کے تمام مکاتب فکر کی نئی پود کو عقیدۂ ختم نبوت کا منادی بنا دیا۔ حق جوں پھیلتا گیا باطل سکڑتا گیا۔ تا آنکہ باطل نے وہاں سے اپنی ہزیمت تسلیم کر لی۔ ایسے کارکن اداروں اور جماعتوں کے لئے بنیاد کا پتھر ہوتے ہیں۔ بلا مبالغہ برادر، قاری محمد جمیل بنیاد کا پتھر تھے۔ حق تعالیٰ ان کی سیاست کو بدل حسنات فرمائیں اور حسنات کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ جنت میں انہیں مقام نصیب ہو۔ برادر محمد جمیل کے اچانک سانحہ وفات نے پورے گاؤں والوں کو افسردہ کر دیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب حکیم مختار احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

جامعہ دارالعلوم حنفیہ جہلم کے بانی حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی کے برادر جناب حکیم مختار احمد الحسینی ۲۸ دسمبر ۲۰۱۷ء کو وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا حکیم مختار احمد الحسینی بہت ہی بزرگ شخصیت تھے۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور

دوسرے حضرات کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ایک عرصہ تک ہفت روزہ ’’ترجمان اسلام‘‘ اور ہفت روزہ ’’خدام الدین‘‘ میں بھی متحرک رہے۔ آپ بہت ہی مرنجاں مرنج نظریاتی رہنما تھے۔ جامعہ حنفیہ کے سالانہ جلسہ پر ہمیشہ آپ سے ملاقات رہتی۔ یوں سال بھر ان کی محبتوں میں سرشار ہوکر گزر جاتا۔ اب قضاء الٰہی انہیں وہاں لے گئی۔ جہاں ہم سب نے جانا ہے۔ کینگر صمدال ضلع جہلم اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک ہوئے۔ نفاذ شریعت، عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی اور عظمت صحابہؓ کے لئے ان کی خدمات نمایاں طور پر تاریخ کا حصہ ہیں۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں اور کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو۔ مرحوم کی جملہ اولاد و متعلقین اور جامعہ حنفیہ کے موجودہ مہتمم حضرت مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق ہم سب کی طرف سے مستحق تعزیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔ آمین!

حضرت مولانا قاری زرین احمد ؒ راولپنڈی والوں کا وصال

جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی کے ناظم حضرت مولانا قاری زرین احمد مورخہ ۴؍جنوری ۲۰۱۸ء صبح چار بجے وصال فرماگئے۔ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے فضلاء میں سے تھے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ سمیت جامعہ کے اولین مشائخ کے شاگرد رشید ہونے کے اعزاز سے معزز تھے۔ ہمارے بزرگ اور یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالحکیم بٹ گرامی بانی جامعہ فرقانیہ راولپنڈی کے آپ داماد تھے۔ انہوں نے ہی آپ کو کراچی بھجوایا تھا۔ چنانچہ آپ فراغت کے بعد ہی جامعہ فرقانیہ کے ناظم بنادیئے گئے۔ آپ نے مشکوٰۃ شریف تک کی کتابیں بار بار پڑھائیں۔ بہت ہی پختہ کار، لائق وفائق قاری تھے۔ شعبہ قرأت ہمہ جہت آپ کی ذمہ داری کا رہین منت تھا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم ؒ بنیادی طور پر خانقاہ سراجیہ سے وابستہ سلوک وطریقت تھے۔ مولانا قاری زرین احمد ؒ بھی حضرت خواجہ خان محمد ؒ سے بیعت ہوئے اور ایک عاشق صادق اور مرید اطاعت شعار کی مثال بنے رہے۔

بہت کم دوستوں کو معلوم ہوگا کہ حضرت مولانا عبدالحکیم ؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کے بعد مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ اور مولانا محمد علی جالندھری ؒ کی باہمی مشاورت سے جن حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام سے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے فارغ کیا گیا مثلاً حضرت مولانا قاضی مظہر حسین ؒ (چکوال)، مولانا محمد رمضان ؒ (میانوالی)، مولانا محمد عبداللہ ؒ (بھکر) ان میں حضرت مولانا عبدالحکیم ؒ بھی شامل تھے۔

خانقاہ سراجیہ، جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہمیشہ سے سرپرست رہی ہے۔ چنانچہ

مولانا عبدالحکیم ؒ کی طرح مولانا قاری زرین احمد ؒ بھی جمعیۃ اور ختم نبوت دونوں اداروں کے نظریات کے منا داور ان کی ترویج واشاعت کے داعی رہے۔ راولپنڈی، اسلام آباد، چنیوٹ، چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت اپنے لئے لازم کررکھی تھی۔ چناب نگر کئی بار فجر کی نماز کی امامت بھی آپ نے کرائی۔ جب کبھی وفاق المدارس کے اجلاس میں یا کسی اور داعیہ سے ملتان کا سفر ہوتا تو آپ کا قیام ختم نبوت کے دفتر میں ہوتا۔ جو آپ کی وضع داری کی دلیل تھا۔ وہ تعلقات بنانے اور نبھانے کے فن سے آشنا تھے۔ آپ انتہائی نفس کش انسان تھے۔ اپنے اخلاص ومحبت، صداقت وشرافت اور ظاہر وباطن یکساں رکھنے کے باعث ہر ملنے والے کے دل میں یادوں کے گہرے نقوش اور دیرپا اثرات قائم کردیتے تھے۔ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے مسلمان طلباء پر اوباشانہ حملہ کیا۔ تب حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ بٹ گرام وغیرہ کے سفر پر تھے۔ اس زمانہ میں فون کی سہولت حاصل نہ تھی تو حضرت مولانا قاری زرین احمد ؒ نے راولپنڈی سے سفر کیا اور اپنے استاذ حضرت بنوری ؒ کو جاکر نہ صرف واقعہ کی اطلاع کی بلکہ واپسی پر ایک ساتھ سفر کرکے اسلام آباد تشریف لائے، جہاں مفکر اسلام مفتی محمود ؒ کے ہاں میٹنگ میں آپ نے شرکت فرمائی۔

حضرت قاری زرین احمد انتہائی دیانت دار، جفاکش اور وفاکیش انسان تھے۔ پوری زندگی جامعہ فرقانیہ کی آبیاری میں گزاردی۔ حتیٰ کہ جنازہ بھی یہاں سے اٹھا۔ اللہ رے مستقل مزاجی! استقلال وپامردی ہو تو ایسی ہو۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا امیر محمد اکرم اعوان ؒ کا وصال

منارہ ضلع چکوال کے معروف مذہبی رہنما جناب مولانا امیر محمد اکرم اعوان ۷ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات کو اسلام آباد میں وصال فرماگئے۔ چکڑالہ ضلع میانوالی کے معروف بزرگ رہنما اور عالم دین مولانا اللہ یار خان چکڑالوی کے آپ خلیفہ مجاز تھے۔ اویسی سلسلہ کی مولانا محمد اکرم نے اپنے شیخ کے وصال کے بعد بہت خدمت کی۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھی آپ نے کوشش کی۔ منارہ اپنے مرکز سے ایک ماہنامہ رسالہ بھی شائع کرتے تھے۔ متعدد کتب کے مصنف بھی تھے۔ اپنی ''الاخوان'' کو پروان چڑھانے کے لئے بھرپور جدوجہد بھی کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے اجلاس سے خطاب بھی فرمایا۔ غرض خوب بھرپور شخصیت تھے اور ملک کے پڑھے لکھے حلقہ میں خاصے متعارف تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔ اسلام آباد سے آپ کا جنازہ منارہ میں لایا گیا۔ یہاں پر تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب احمد ندیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

اعجاز احمد: ایبٹ آباد

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں اہلیان ایبٹ آباد کا نمایاں کردار رہا۔ تفصیلات کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (مصنف: مولانا اللہ وسایا) ملاحظہ فرمائیں:

ایبٹ آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مستقل قیام کا سہرہ جھنگی کے دو نوجوانوں کے سر ہے۔ ان میں سے ایک شخصیت احمد ندیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ اس وقت مقصود ہے، جو گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ احمد ندیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۹۶۴ء میں ایبٹ آباد کے علاقہ جھنگی کے معروف قاضی خاندان میں ہوئی۔ بچپن میں ہی ان کے والد انتقال کر گئے اور انہیں یتیمی کے صدمے جھیلنے پڑے۔ اسّی کی دہائی میں جب کہ قاضی موصوف گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں فرسٹ ائیر کے طالبعلم تھے۔ انہیں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر ایک تحریری مقابلے کا علم ہوا۔ جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ والوں نے کیا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر کے دھنی تھے۔ چنانچہ ایک خوبصورت مضمون تیار کر کے ڈاک کے ذریعے روانہ کیا۔ خدا کی شان کہ وہی مضمون اوّل انعام کا حق دار قرار پایا۔ تقسیم انعامات کی تقریب ننکانہ صاحب میں ہونا تھی جو تب ضلع شیخوپورہ کا حصہ تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دیرینہ دوست قاضی شاہد اقبال کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے اور ننکانہ والوں کی تقریب میں شامل ہوئے۔ وہاں مولانا اللہ وسایا کے ایمان افروز خطاب کو سن کر دونوں نوجوانوں نے تہیہ کر لیا کہ وہ تحفظ ختم نبوت کی اس جدوجہد کا حصہ بنیں گے۔ چنانچہ سفر سے واپسی کے بعد دونوں نے ضلع بھر کے علماء کرام، مدارس اور مساجد سے رابطہ کیا۔ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ گھومے۔ تب ہری پور بھی ضلع ایبٹ آباد کا حصہ تھا۔ طویل مساعی کے بعد بالآخر وہ مبارک لمحہ آ پہنچا۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا قیام عمل میں آیا۔ ۲۵ رفروری ۱۹۸۶ء کو مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ ضلعی امیر: حکیم عبدالرشید انور، نائب امیر اوّل: مولانا محمد عبداللہ، نائب امیر دوم: قاری عبدالصبور ہاشمی، ناظم اعلیٰ: مولانا سید افسر علی شاہ، نائب ناظم اوّل: مولانا قاری محمد بشیر، نائب ناظم دوم: مولانا ولی الرحمٰن، ناظم تبلیغ: مولانا الطاف الرحمٰن، ناظم مالیات: قاضی شاہد اقبال، ناظم نشر و اشاعت: احمد ندیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ۔

ضلعی تنظیم کے قیام کے بعد اب منظم انداز میں کام شروع ہوا۔ قاضی برادران کی محنت سے نوجوانوں میں کام شروع ہوا اور جلد ہی ختم نبوت یوتھ فورس کے یونٹ بننے شروع ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں

گورنمنٹ کالج نمبر ایک ایبٹ آباد میں یونٹ بنا۔ ۱۹۸۸ء میں کامرس کالج ایبٹ آباد میں یونٹ بنا۔ اسی طرح مضافاتی علاقوں دھمتوڑ اور کاکول میں ختم نبوت یوتھ فورس کے یونٹ قائم کئے گئے۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے یونٹ بڑھنے لگے تو انہیں ایک نظم وضبط میں لانے کے لئے ختم نبوت یوتھ فورس کی مرکزی جماعت کے قیام کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ ۲۳ر جولائی ۱۹۸۸ء کو ختم نبوت یوتھ فورس تحصیل ایبٹ آباد کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے سرپرست اعلیٰ: مولانا محمد ایوب الہاشمی، کنوینئر: احمد ندیم قاضی ؒ، صدر: وقار گل جدون، جنرل سیکرٹری: غلام قادر اعوان، سینئر نائب صدر: قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی، سیکرٹری مالیات: قاضی شاہد اقبال اور دیگر کچھ عہدیدار شامل تھے۔

۱۹۸۹ء میں عالی شان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کا پہلا اجلاس جناح باغ ایبٹ آباد میں منعقد ہوا۔ بارش کے سبب دوسرا اجلاس مرکزی جامع مسجد میں منعقد کرنا پڑا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ نے کی۔ جبکہ مقررین میں مولانا عبداللہ اسلام آبادی ؒ، مولانا عبدالرؤف الازہری ؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹی ؒ اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ شامل تھے۔ شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے اپنی خوبصورت آواز میں نعتیں پیش کیں۔ ہر جلسے، جلوس، اجلاس اور کانفرنس میں قاضی مرحوم کی بے پناہ محنت شامل تھی۔ وہ زیادہ عرصہ ضلعی ناظم نشرواشاعت رہے۔ مجلس کے اجلاسوں کی کارروائی قلم بند کرنا، اخبارات کو خبریں جاری کرنا اور شائع شدہ خبروں کی فائل بنانا ان کی ذمہ داری کا حصہ تھا۔ انہوں نے یہ کام بے حد محنت اور سلیقے سے کیا۔ جماعت کے بانی ہونے کے باوجود خود کو ایک عام کارکن سمجھ کر جماعتی کاموں میں شریک ہوتے۔ انہوں نے اپنی ذاتی لائبریری سے قادیانیت اور ردقادیانیت کی کتب جماعتی دفتر میں لاکر رکھ دیں۔ صبح ہو یا شام، برستی بارش ہو یا شدید گرمی، ہر موسم میں اور ہر وقت وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دستیاب رہتے تھے۔ ۱۹۹۱ء میں ایک عبوری عرصے کے لئے وہ جماعت کے ضلعی صدر بھی بنے۔ نوے کی دہائی میں ضلع ایبٹ آباد میں ختم نبوت کی ہر تحریک میں وہ ہراول دستے میں شامل رہے۔ بعد میں غم روزگار کے لئے سعودی عرب چلے گئے۔ وہ ایک عشرہ تک قیام کیا۔ پھر وطن واپس تشریف لائے۔ احمد ندیم قاضی ؒ دو برس قبل عارضۂ قلب میں مبتلا ہوئے۔ تاہم جلد صحت یاب ہوگئے اور روزمرہ کے امور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے دل کے بائی پاس آپریشن کرانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ راولپنڈی کی ایک ہسپتال سے ایک آپریشن کرایا جس کے بعد ہوش میں نہ آسکے۔ اسی حالت میں دس بارہ روز گزارنے کے بعد ۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۷ء کو خالق حقیقی سے جاملے۔ احمد ندیم قاضی ؒ کی عمر ۵۳ برس تھی۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں تھیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا صلہ روز محشر عطاء فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

مہدی اور مسیح کی پیشین گوئیاں

حصہ اول

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: انڈیا

رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ دین و شریعت کی جو تعلیمات ہم تک پہنچی ہیں۔ وہ اسلام کا سب سے آخری اور سب سے مکمل ایڈیشن ہے۔ جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اور جس کی انتہاء حضور ختمی مرتبت جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ہوئی۔ اسی کو قرآن مجید نے: ’’اکمال دین‘‘ یعنی دین کو مکمل کرنے اور ’’اتمام نعمت‘‘ یعنی نعمت وحی کو پوری کر دینے سے تعبیر کیا ہے۔ (المائدۃ:۳)

آپ سے پہلے ہر عہد میں نبی آیا کرتے تھے۔ وہ امت کی نہ صرف دینی رہنمائی کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات ان کی سیاسی قیادت بھی فرمایا کرتے تھے۔ جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور خود رسول اللہ ﷺ۔ نبوت کا مقام مخلوق میں سب سے اعلیٰ ترین مقام ہے۔ یہاں تک کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ لیکن نبوت کا تعلق کسب و محنت، جدوجہد اور مجاہدات سے نہیں تھا۔ بلکہ یہ اللہ کی طرف سے انتخاب ہوا کرتا تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اجتباء اور اصطفاء کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ (الانعام:۸۷، آل عمران:۳۳) جس کے معنی چن لینے اور منتخب کر لینے کے ہیں۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب امت کو ہادی و نمونہ اور مصلح کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ ضرورت باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ آپ ﷺ نے اس بات کی بھی صراحت فرمادی کہ اس امت میں مصلحین کا تسلسل رہے گا: ’’لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة‘‘ (مسلم، عن جابر بن عبد الله، کتاب الایمان، حدیث نمبر:۲۴۷)

لیکن امت کے یہ مصلحین مجاہدات کے ذریعہ اپنے فریضے کو انجام دیں گے اور جدوجہد کے ذریعہ اس مقام پر پہنچیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ امت کو نفع پہنچائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا منتخب عہدہ نہیں ہوگا کہ جس کا دعویٰ کیا جاسکے۔ وہ شخص یہ کہہ سکے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں اور تم لوگوں کو ہماری اطاعت و اتباع کرنی ہے۔ ان مصلحین میں سب سے اعلیٰ درجہ خلفائے راشدین کا تھا۔ خلافت راشدہ کا دور، حدیث کی صراحت کے مطابق آپ ﷺ کے بعد تیس سال کا تھا۔ جو حضرت حسن بن علیؓ کی خلافت سے دستبرداری پر مکمل ہوتا ہے۔ (سنن الترمذی، باب ماجاء فی الخلافة، حدیث نمبر:۲۲۲)

ان کے بعد امراء وسلاطین آئے۔ جن میں اچھے بھی تھے اور برے بھی۔ جن میں خادمین دین وشریعت بھی تھے اور ہادمین دین وشریعت بھی۔ عادل بھی تھے اور ظالم بھی۔ چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد دینی اور سیاسی اقتدار آہستہ آہستہ تقسیم ہوگیا۔ بادشاہوں نے حکومت سنبھالی اور امت کے مصلحین، علمائے ربانیین اور داعیان دین نے تعلیم وتربیت، تزکیہ واحسان، دعوت وتبلیغ، احکام شریعت کا اجتہاد واستنباط، اسلامی علوم کی نشرواشاعت، اسلام کے خلاف اٹھنے والے ارتداد وانحراف کے فتنوں کا مقابلہ۔ یہ سارے اہم فرائض انجام دیئے اور ان ہی کے ذریعہ دین کی امانت ہم تک پہنچی ہے۔ یہ دراصل وہ کام ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے تجدید دین قرار دیا ہے۔ یعنی دین کی بنیادوں کو بار بار تازہ کرنا۔ مخالفانہ تحریکوں سے اس کی حفاظت کرنا اور دین وشریعت کو ہر طرح کی آمیزش اور ملاوٹ سے بچائے رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر صدی میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر:۱۹۲۴)

کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو اب امت میں ایسے مجددین ومصلحین کا تسلسل ضروری ہے۔

کار تجدید واصلاح کے لئے مستقبل میں صرف دو ایسی شخصیتوں کی آمد ہونے والی ہے۔ جن کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ وہ انتہائی نازک حالات میں اسلام کی سربلندی، اعداء اسلام کی سرکوبی اور غیر معمولی حالات میں امت کی رہنمائی اور قیادت کے لئے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ جن کا اصل ہدف یہودیوں اور نصرانیوں کی طرف سے مسلمانوں پر ہونے والی یلغار کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لن تهلك امة انا في اولها وعيسىٰ بن مريم في آخرها والمهدي في وسطها'' (کنز العمال، خروج المهدی، حدیث نمبر:۳۸۶۷۱) ''وہ امت ہلاک نہیں ہوگی جس کی ابتدا مجھ سے ہوئی ہے۔ جس کی انتہاء میں حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور درمیان میں امام مہدی آئیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ پر سلسلۂ نبوت کے مکمل ہوجانے کا ایک بڑا فائدہ اس امت کو جمعیت اور یکسوئی کی شکل میں حاصل ہوا ہے۔ یعنی اب کسی نبی کا انتظار باقی نہیں رہا۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو ہمیشہ لوگوں کو اگلے نبی کا انتظار ہوتا۔ یہ یقیناً انتہائی آزمائش کی بات ہوتی۔ پھر جب کوئی نیا نبی آتا تو کچھ ایمان لاتے اور کچھ لوگ انکار کرتے۔

جیسا کہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوتا رہا۔ اس کی وجہ سے ہمیشہ امت اختلاف وانتشار، بے اطمینانی اور امتحان وآزمائش سے گزرتی رہتی۔ رسول اللہ ﷺ پر سلسلۂ نبوت کی تکمیل نے اس راستہ کو

ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ اسی لئے مسلمانوں میں فکر و نظر کے ہزار اختلاف کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی نقطۂ اتفاق بنی رہی۔ یہ وحدت امت کی ایسی اساس ہے جو دوسری قوموں کو حاصل نہیں۔

جن دو غیر معمولی شخصیتوں کی آمد اور ظہور کا آپ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کی علامتوں کو بھی بہت زیادہ واضح فرما دیا ہے۔ کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ جو بدبخت آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ مسلمان کسی تامل و تردد کے بغیر اس کو رد کر دیں گے۔ لیکن یہ اندیشہ تھا کہ کوئی بہروپیا اپنے آپ کو مسیح یا مہدی قرار دے اور آپ ﷺ کی پیشین گوئیوں کو اپنے لئے بہانہ بنائے۔ اس لئے آپ ﷺ نے ان دونوں شخصیتوں کی اتنی وضاحت کے ساتھ نشان دہی فرما دی۔ جتنی عام طور پر ایک پیغمبر اپنے بعد آنے والے پیغمبر کی بھی نہیں کیا کرتا تھا۔ قرآن مجید کا خود بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی بشارت دی تھی اور کہا تھا کہ آنے والے نبی کا نام ''احمد'' ہوگا۔ لیکن آپ ﷺ کے والدین کے کیا نام ہوں گے۔ آپ ﷺ کا خاندان کیا ہوگا۔ آپ ﷺ کی ولادت کہاں ہوگی۔ کہاں آپ ﷺ کی وفات ہوگی۔ کتنے سال دنیا میں آپ ﷺ کا قیام رہے گا؟۔ اس کی صراحت اس پیشین گوئی میں نہیں ہے۔ لیکن مسیح و مہدی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں ہمیں ان تمام باتوں کی صراحت ملتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے ذکر کی ضرورت تو اس لئے نہیں تھی کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، آپ کی والدہ حضرت مریم، آپ کے معجزات، آپ کی دعوتی جدوجہد، یہودیوں کے ساتھ آپ کے سلوک اور پھر آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر وضاحت وصراحت کے ساتھ موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں اس کو مزید واضح کرتی ہیں۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا یہ حصہ باقی رہ گیا تھا کہ جب وہ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے۔ جس کے قائل مسلمان بھی ہیں اور عیسائی بھی۔ تو ان کی اترنے کی کیا کیفیت ہوگی؟۔

چنانچہ احادیث میں تفصیل موجود ہے کہ آپ کا نزول دمشق میں ہوگا۔ آپ سفید منارہ پر اتریں گے۔ آپ کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا۔ آپ کے جسم پر دو چادریں ہوں گی۔ آپ دجال (جو ایک یہودی فریب کار ہوگا) کو قتل فرمائیں گے۔ تشریف آوری کے اکیس سال بعد حضرت شعیب علیہ السلام کے قبیلہ میں آپ کا نکاح ہوگا۔ آپ ہی کے عہد میں یاجوج ماجوج کا اسلامی سلطنت پر حملہ ہوگا۔ وہ پورے مشرق وسطیٰ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے۔ اپنی تشریف آوری کے بعد چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر میں آپ کی تدفین ہوگی۔ جاری ہے!!!

گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

اسلامی تعلیمات نور ہیں۔ قادیانی تعلیمات گمراہی، کفر اور ارتداد کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ہیں۔ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی نے خدائی کا بھی دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی توہین رسالت کا بھی مرتکب ہوا۔ وہ اسلام سے پھر جانے کے بعد مرتد ہوا۔ اس نے اسلامی تعلیمات کو مسخ کیا۔ اسلام کی توہین کے جرم میں وہ راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ مرزا قادیانی کے فاسقانہ، ملحدانہ، زندیقانہ اور کفریہ عقائد پڑھنے سے پہلے ہم نعوذ باللہ پڑھتے ہیں اور شیطان مردود اور مرزا قادیانی کی کفریہ تحریروں کے بارے میں ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے لاکھوں انسانوں تک اپنی ان غلیظ اور نجس تحریروں سے قادیانیت کو پھیلایا اور ان کو کفر کے اندھیروں میں دھکیلا۔ اب مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کی تفصیل ملاحظہ ہو جو اُس کی مختلف کتابوں میں درج ہیں:

۱...... مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔

۲...... نبی اکرم ﷺ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آئے ہیں۔

۳...... حضور ﷺ کی نبوت پہلی رات کے چاند کی طرح ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔

۴...... کلمہ طیبہ میں جہاں لفظ محمد ﷺ آتا ہے اس سے مراد محمد عربی نہیں بلکہ ان کی دوسری بعثت ''محمد عجمی'' یعنی مرزا قادیانی ہے۔

۵...... اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں کو ایک صورت میں دکھانا چاہا تو انہیں مرزا قادیانی کی شکل میں دکھایا۔

۶...... اب جہاد حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ اب جو جہاد کرے گا وہ اللہ اور رسول کا باغی ہے۔

۷...... اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔

۸...... قرآن پاک مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل کیا گیا ہے۔

۹...... قرآن میں جہاں حضور ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے اب اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔

۱۰...... مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی ''وحی'' قرآن پاک کی طرح ہے۔

۱۱...... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک قادیان کے قریب نازل کیا۔

۱۲...... نبی اکرم ﷺ کو کئی الہام سمجھ نہ آئے اور آپ ﷺ سے کئی غلطیاں ہوئیں۔

۱۳...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔

۱۴...... مرزا قادیانی رحمۃ للعالمین ہے۔

۱۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے اور ان کے باپ کا نام یوسف نجار تھا۔

۱۶...... مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے۔

۱۷...... مرزا قادیانی کی روحانیت رسول اکرم ﷺ سے زیادہ ہے۔

۱۸...... اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔

۱۹...... نبی اکرم ﷺ دین کی مکمل اشاعت نہ کر سکے، وہ مرزا قادیانی نے کی ہے۔

۲۰...... کائنات میں دو عورتیں سب سے افضل ہیں، سیدہ آمنہ نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ اور چراغ بی بی (عرف گھسیٹی)، مرزا قادیانی کی ماں۔

۲۱...... مرزا قادیانی کی بیٹی ''سیدۃ النساء'' ہے۔

۲۲...... مرزا قادیانی کے ساتھی ''صحابہ کرام'' ہیں۔

۲۳...... مرزا قادیانی کے ۳۱۳ ساتھی ''اصحاب بدر'' ہیں۔

۲۴...... مرزا قادیانی کی باتیں احادیث رسول ہیں۔

۲۵...... مرزا قادیانی کو احادیث پر حَکم (ثالث) بنا کر بھیجا گیا ہے، وہ جس حدیث کو چاہے صحیح کہے یا غلط کہے۔

۲۶...... مرزا قادیان کے گھر والے ''اہل بیت'' ہیں۔

۲۷...... مرزا قادیانی کی بیوی ''ام المومنین'' ہے۔

۲۸...... قادیان اور ربوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہیں۔

۲۹...... مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا فیض ختم ہو چکا ہے اور اب یہ فیض صرف قادیان سے ملتا ہے۔

۳۰...... قادیان کی زمین حرم پاک کی زمین کی طرح متبرک ہے۔

۳۱...... مکہ مکرمہ کے حج سے مقاصد پورے نہیں ہوتے اس لیے قادیان کا حج اب ظلی حج ہے۔

۳۲...... جنت البقیع کے مقابلہ میں اب مرزا قادیانی کا قبرستان بہشت ہے۔

۳۳...... مرزا قادیانی کے جانشین خلفائے راشدین کی طرح خلفاء ہیں۔

۳۴...... اب مرزا قادیانی کو مانے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

۳۵...... مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے انبیائے کرام پر۔

۳۶...... جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے وہ حرامی اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔

۳۷...... اب سید صرف وہ ہوگا جو مرزا قادیانی کی اولاد سے ہوگا۔

۳۸...... احادیث رسول ﷺ میں جس مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہے وہ مرزا قادیانی ہے۔

۳۹...... احادیث رسول ﷺ میں جس امام مہدی کے آنے کا وعدہ ہے وہ مرزا قادیانی ہے۔

۴۰...... جناب عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی گئی تھی اور وہ آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں۔

۴۱...... قادیانی عقائد کے مطابق پاکستان ختم ہو جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔

۴۲...... عنقریب پاکستان میں قادیانیوں کی حکمرانی ہوگی۔

۴۳...... وہ وقت دور نہیں جب مسلمان قیدیوں کی طرح قادیانی حکمرانوں کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

(بحوالہ: مرزائی کسے کہتے ہیں؟ از قلم محمد طاہر عبدالرزاق ناشر، مرکز سراجیہ)

۱۹۰۱ء سے قبل مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو کافر، کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی نے ایک کتابچہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' لکھا اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا قادیانی نے ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ بروزی اور ظلی نبی ہندو آنہ نظریہ ہے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ کی روح مرزا قادیانی میں آگئی۔ مرزا قادیانی حضور اکرم ﷺ کا دوسرا جنم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانیت کا اسلام سے دور تک ہرگز کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد اور عبادات کا قادیانی نقطہ نظر اور عقیدہ ملاحظہ ہو۔ اس سے قادیانیت کا کفر واضح طور پر نظر آتا ہے۔

مندرجہ ذیل خاکہ ملاحظہ ہو:

اسلامی عقائد	قادیانی عقائد
اسلام اللہ کا آخری دین ہے۔	مرزا قادیانی کے مطابق اسلام ایک شیطانی مذہب ہے۔
اللہ کائنات کا خالق ہے۔	مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں خود خدا ہوں۔
انبیاء کرام پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آتے رہے۔	میں خود آئیل نامی فرشتہ ہوں۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے، تورات، زبور، انجیل اور قرآن اللہ کی کتابیں ہیں جو نازل ہوئیں۔	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل یہودیوں کی مقدس کتاب طالمود سے چرا کر لکھی۔ قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ قادیان میں نازل ہوا۔
تمام انبیاء خطا سے پاک ہیں۔	تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی۔
حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔	مرزا قادیانی آخری نبی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی۔ اب مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور حضرت محمد ﷺ سے افضل ہے۔

اللہ اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائے بغیر آخرت میں بخشش نہیں ہوسکتی۔	مرزا قادیانی پر ایمان لائے بغیر آخرت میں بخشش نہیں ہوسکتی۔
نماز فرض ہے۔	مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ مرزا قادیانی کے مطابق نماز اور یاد الٰہی میں حالت خشوع اسی حالت سے مشابہ ہے جب وہ صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی میں داخل ہوجاتا ہے۔
روزہ فرض ہے۔	قادیانی روزے بھی رکھتے ہیں (مگر قادیانیوں کے فاسقانہ عقائد کی وجہ سے قادیانیوں کے روزے بھی مردود ہیں)
زکوٰۃ فرض ہے اور وہ چالیسواں حصہ ہے۔	ہر قادیانی جماعت کے لیے دس فیصد چندہ دے۔
حج مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے۔	مکہ اور مدینہ میں اب فیض ختم ہوا۔ اب ظلی حج قادیان میں ہوگا۔
جہاد فرض کفایہ ہے۔	جہاد منسوخ ہوا۔ جہاد حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اپنے مضمون بعنوان 'قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق' میں رقمطراز ہیں: ''قادیانی دعوے کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی دفعہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ ﷺ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ ﷺ مرزا قادیانی کے روپ میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔ اس لیے ان کے نزدیک مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا مراد لیتے ہیں۔''

مرزا قادیانی کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد مرزائی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ جس جماعت نے مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کی وہ قادیانی مرزائی کہلاتے ہیں۔ مگر جس مختصر جماعت نے مرزا محمود کی بیعت سے کنارہ کشی اختیار کی، ان کا مرکز لاہور ہے۔ اس مرکز کا قائد محمد علی لاہوری ہے۔ اس جماعت کا نام لاہوری مرزائی ہے۔ لاہوری مرزائی مرزا قادیانی کو امام مہدی، مسیح موعود اور چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ مسلم علماء کے نزدیک اور آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کے مطابق قادیانی اور لاہوری گروپ دونوں کافر ہیں۔

ایک دفعہ ہم ایک بوڑھی قادیانی خاتون سے ملے جس کا تعلق لاہوری گروپ سے ہے۔ وہ ہماری گفتگو سننے کے بعد کہنے لگی: ''لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں۔'' پھر وہ ہنس کر کہنے لگی: ''لوگ کہتے ہیں: چناب نگر کے قادیانی کالے خنزیر ہیں اور لاہوری گروپ سفید خنزیر ہے۔'' ہمیں اُس بوڑھی خاتون کی حق گوئی بہت پسند آئی۔ چاہے لاہوری گروپ ہو یا قادیانی گروپ ہو، یہ اپنے سب عقیدت مندوں کو کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں دھکیلتے ہیں۔

میاں محمد عطاء اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ!

اس وقت جو مسئلہ اسپیشل کمیٹی کے سامنے زیر بحث ہے۔ وہ تقریباً دو ماہ سے زیر غور ہے۔ مختلف تجاویز اور تحریکیں بھی پیش کی گئی ہیں کہ ربوہ کا قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ مرزا غلام احمد کو چاہے وہ نبی کی حیثیت سے مانے یا مسیح موعود کی حیثیت سے مانے، محدث کی حیثیت سے مانے، اس سلسلے میں ان پر تفصیلی جرح بھی ہوئی۔ انہوں نے اسپیشل کمیٹی کے سامنے محضرنامے پڑھ کر سنائے اور ممبران صاحبان نے تقریباً تین چار سو سے زائد سوال ان سے پوچھے۔ جہاں تک ان کے عقائد کا سوال ہے اور جہاں تک ان کے دوسرے مسلمانوں کے متعلق عقیدے کا سوال ہے، جہاں تک ان کے سیاسی عزائم کا سوال ہے اور جہاں تک مرزا غلام احمد کے اس دعویٰ کا سوال ہے کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیوں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام ممبر صاحبان کو واضح طور پر اب تک معلوم ہو چکا۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے تمام لوگ اور تمام مسلمان متفقہ طور پر اس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ جماعت جو ہم سب کو یقینی طور پر دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور جس جماعت کا یہ مؤقف ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر نبی کی حیثیت سے یا مسیح موعود کی حیثیت سے یا مجدد کی حیثیت سے یا محدث کی حیثیت سے اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا منکر ہے۔ وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب پاکستان میں بسنے والے تمام مسلمان اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس جماعت کو کافر قرار دیا جائے۔ ان کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا جائے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک ابتدائی چیز ہے اور تمام پیچیدگیوں کو چھوڑتے ہوئے آپ کسی پیچیدگی میں نہ جائیں۔ صرف ایک چیز، ایک دلیل ان کو کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے کہ وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں اور وہ ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو جو امت رسول اللہ ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہے وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواہ دیوبندی ہوں، بریلوی ہوں، اہل حدیث ہوں، شیعہ ہوں یا کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، وہ متفقہ طور پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ طے شدہ ہے۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ یہ ممبران کمیٹی بھی جانتے ہیں کہ ایک جماعت انہیں کافر قرار دیتی ہے اور یہ اپنی اپنی سوچ پر منحصر ہے۔ اپنا اپنا فیصلہ کرنے کا علیحدہ طریقہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس مسئلے کا موجودہ صورت میں کیا حل ہے اور موجودہ صورت سے کس طرح نکلا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس جماعت کے سیاسی عزائم کا سوال ہے۔ تمام ممبران کو واضح طور پر معلوم ہے کہ یہ جماعت انگریزوں نے

بنائی اور اس واسطے بنائی کہ انگریزوں نے یہاں آنے کے بعد یہ دیکھا کہ جب تک مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد نہیں نکلتا، انگریز یہاں چین سے حکومت نہیں کر سکتے۔ اس واسطے انہوں نے مسلمانوں کو اس مسئلے سے نکالنے کا ایک طریقہ سوچا کہ ایک جھوٹا نبی بنایا جائے جو اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ حکم آیا ہے کہ آپ جہاد بند کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک واضح حکم حدیث میں اور قرآن کریم میں واضح طور پر موجود تھا اور نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی خودمختاری پر کوئی حملہ کرے تو جہاد واجب اور فرض ہے اور چونکہ انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی خودمختاری پر حملہ کیا تھا اور وہ یہاں پر قابض ہوئے۔ اس واسطے تمام علماء کا، تمام مسلمانان ہند کا یہ متفقہ طور پر فیصلہ تھا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کیا جائے اور انہیں ہندوستان سے نکالا جائے۔ تو اس مسئلے کو ختم کرنے کے لئے ایک سیاسی طرز کی جماعت بنائی جسے دینی رنگ دیا۔ اس کے بعد پاکستان بننے کا سوال آیا تو وہ عقائد تمام ممبران کے سامنے پیش ہو چکے ہیں کہ ہم اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ اگر پاکستان بنا بھی تو عارضی ہوگا اور ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ہم پاکستان کو دوبارہ ہندوستان میں ملائیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ جس جماعت کو ہندوستان کی مضبوط Base مل جائے تو اسے دنیا میں قابض ہونے کے لئے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور پھر ان کے دوسرے جو عقائد ہیں۔ مجھے اس وقت علم نہیں تھا کہ مجھے تقریر کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ ورنہ میں وہ کتابیں لے کر آتا اور آپ کے سامنے پیش کر دیتا۔ ان عقائد سے واضح ہے کہ مرزا محمود احمد نے یہ کہا کہ اگر ہم میں طاقت ہوتی یا ہمارے پاس حکومت ہوتی تو ہم ہٹلر اور مسولینی سے زیادہ سختی کر کے تمام لوگوں کو اپنے عقائد پر لے آتے۔ یہ واضح طور پر انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ اس پر کاربند ہیں۔ اب آپ یہ سوچ لیں کہ ہم نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں یہ کہا ہے کہ کوئی مسلمان ہو یا کافر ہو، ہندو ہو، سکھ ہو، عیسائی ہو یا کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قرآن وسنت ہمیں جبر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ تبلیغ کی اجازت ہے کہ تبلیغ کرو اور لوگوں کو سمجھاؤ۔ اگر وہ ان عقائد پر آ جائیں تو صحیح ہے۔ مگر اس جماعت کا جس کا ایمان اس چیز پر ہے کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو لوگوں کو جبراً اپنے عقائد پر لائیں گے۔ وہ اسمبلی میں آتے ہیں اور اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ہم سیاسی جماعت نہیں، ہم تو ایک دینی فرقہ ہیں۔ ہمارا تو مذہب سے تعلق ہے۔ سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورت میں اس فتنے کو روکنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اس جماعت کو سیاسی جماعت قرار دیا جائے۔ اس کو بین کیا جائے اور اس کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔ کیونکہ ایک سیاسی جماعت جو اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے دین کو استعمال کر رہی ہے اور دین میں رخنہ ڈالنے کی کوششیں کر رہی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے رہی ہے۔ ان کو خالی کافر قرار دینے سے کچھ حاصل

نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ پھر اسی طرح اپنے مقاصد حاصل کرنے کی پوری کوششیں کرتے رہیں گے۔

ایک چیز جو میں سمجھتا ہوں وہ واضح طور پر ہماری اسپیشل کمیٹی کے سامنے آئی ہے کہ اس وقت وہ باہر جا کر بڑا غلط قسم کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ چیئرمین صاحب جن چیزوں کا فیصلہ کریں وہ فوری طور پر فیصلہ کرنے کے بعد پبلش کی جائیں تاکہ انہوں نے یہاں جو جواب دیئے ہیں اور جن چیزوں میں وہ واضح طور پر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔ وہ ساری قوم کے سامنے آئیں اور ساری دنیا کو ان چیزوں کا علم ہو۔ ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

آخر میں صرف اتنی عرض کروں گا کہ میری رائے میں ہماری کمیٹی کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کا نام لے کر کہنا چاہئے کہ جس شخص نے ہندوستان میں ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ کافر ہے اور اس کو کسی لحاظ سے ماننے والے کافر ہیں اور جو جماعت اس نے بنائی ہے۔ اس جماعت کو سیاسی جماعت Declare (قرار دینا) کیا جائے۔ ان کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔ انہوں نے جو جائیدادیں یہاں بنائی ہیں۔ اس کو اوقاف کا محکمہ لے اور وہ حکومت کی تحویل میں جانی چاہئیں۔

(قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ'' کی ج۵،ص۲۴۷۶ تا ۲۴۷۸)

وفیات

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیرمحل کے ذمہ دار قاری عبیداللہ کے بڑے بھائی محترم کفایت اللہ عرصہ دراز سے علیل تھے۔ ۲۳ دسمبر بروز ہفتہ وفات پاگئے:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر۳۱۵ ج ب کالا پہاڑ کے معاون محمد شفیق پپو کی والدہ محترمہ ۲۵ دسمبر بروز پیر وفات پاگئیں۔

☆...... قاری محمد سفیان صاحب کے والد گرامی ۳ جنوری ۲۰۱۸ء بروز بدھ وفات پاگئے۔

☆...... جامعہ امدادیہ گوجرہ کے ناظم مولانا مصدق عباس کے والد گرامی ۸ جنوری ۲۰۱۸ء بروز پیر انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ! مرحومین بہت ہی نیک صالحین دین دار اور قرآن سے محبت رکھنے والے کثرت تلاوت اور صوم صلوٰۃ کے پابند تھے۔ جنازوں میں ضلع ٹوبہ کے مذہبی وسیاسی رہنماؤں اور کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ مرحومین کے لئے ٹوبہ کے مدارس میں مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، مفتی محمد شیراز، پیرجی عتیق الرحمن، قاری محمد انور، مولانا محمد اسعد مدنی، مولانا سعد اللہ لدھیانوی اور مبلغ مولانا محمد خبیب کی درخواست پر قرآن خوانیاں کرائی گئیں۔ اللہ پاک تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!!

ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کے مقاصد و تقاضے

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیّد المرسلین و خاتم النبین، امابعد!

عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیادی اور اجماعی عقیدہ ہے۔ جس پر امت مسلمہ کی وحدت اور بقاء کا دارومدار ہے اس لئے کہ نبی بدل جانے سے نہ صرف وفاداری کا مرکز تبدیل ہوجاتا ہے۔ بلکہ امت کا تسلسل اوراس کی وحدت کا مرکز بھی ختم ہوجاتا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے ایک نئے مذہب کا آغاز ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ایک نئے مذہب کی بنیاد بنی اور خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے ان دونوں مذہبوں سے الگ ایک نئے دین کا دور شروع ہوا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد بھی کسی نئے نبی کی آمد اور نئی وحی کا نزول ایک نئے مذہب کا عنوان بن سکتا تھا۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت اور وحی کی مدت قیامت تک پوری نسل انسانی کے لئے ہے۔ اس لئے اس ابدیت اور وسعت کے تحفظ کا فطری تقاضا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت اور وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا جاتا۔ تاکہ نبی اکرم ﷺ کی قیامت تک پوری نسل انسانی کے لئے نبوت و وحی کا سلسلہ کسی بھی دور اور کسی بھی علاقے میں خدانخواستہ منقطع ہونے کا کوئی امکان باقی نہ رہتا۔

چنانچہ اللہ رب العزت نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ نبوت کا دروازہ بھی بند کردیا اور رسول اکرم ﷺ نے دوٹوک اعلان کردیا کہ میرے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور نہ کوئی نئی وحی آئے گی۔ البتہ نبوت کے جھوٹے دعویدار ہر دور میں پیدا ہوتے رہیں گے جو دجل وفریب کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد چودہ صدیوں کے دوران سینکڑوں لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور خودساختہ وحی پیش کی۔ لیکن امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں ایسے کسی شخص کو پذیرائی نہیں بخشی۔ نبوت کا ہر دعویدار اپنے دجل وفریب کے کرشمے کی بدولت دنیا سے نامراد لوٹتا رہا۔

انہیں میں سے ایک جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے جس نے کم وبیش ایک صدی قبل پنجاب کے ایک قصبہ قادیان میں، پہلے مہدی اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ اسے نبوت دی گئی ہے۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اب پوری دنیائے انسانیت کی فلاح ونجات کا

مدار اس کی اتباع اور پیروی پر ہے۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لائے گا وہ نجات اور فلاح سے محروم رہے گا۔

ظاہر بات ہے کہ جب بھی کوئی شخص اپنی اتباع اور خود پر ایمان لانے کو نجات اور فلاح کا مدار قرار دیتا ہے تو وہ ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھتا ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی وفاداری کے مرکز کو تبدیل کر کے اس مقام پر (نعوذ باللہ) خود کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسی بناء پر امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام نے متفقہ فیصلہ دے دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ عقیدہ ختم نبوت اور دیگر مسلمہ اسلامی عقائد سے انحراف وارتداد کے باعث دائرہ اسلام سے خارج اور ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی یہ ضد اور ہٹ دھرمی قائم ہے کہ وہ:

۱......نئی نبوت و وحی پر ایمان لانے۔ ۲......مرزا غلام احمد قادیانی کو آئندہ تمام لوگوں کے لئے نجات کا مدار قرار دینے کے باوجود مسلمان ہیں۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے تمام مسلمان (نعوذ باللہ) کافر ہیں۔

امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان اس کشمکش کا فیصلہ دنیائے اسلام کے تمام علمی و دینی حلقوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کیا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء کے دوران دستور پاکستان میں متفقہ ترمیم کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو دستوری پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر امت مسلمہ کے اس اجماعی فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ جبکہ ۱۹۸۴ء میں صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کے اپنے جھوٹے مذہب کے لئے اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصلاحات اور شعائر کے استعمال سے روکتے ہوئے اسے قانونی جرم قرار دیا۔

۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم اور ۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈیننس جو دستوری ترمیم کے ذریعہ آئین پاکستان کا حصہ بن چکا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے متفقہ فیصلے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے غیور مسلمانوں کے دینی جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ مگر قادیانی گروہ نے نہ صرف یہ کہ اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ بلکہ وہ اسے سبوتاژ کرنے اور غیر مؤثر بنانے کے لئے قومی اور بین الاقوامی سطح پر مسلسل سازشیں کر رہا ہے اور عالمی استعمار جس نے اپنے مخصوص استعماری مقاصد کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروا کر یہ فتنہ کھڑا کیا تھا۔ ہر سطح پر اس فتنہ کی پشت پناہی کر رہا ہے اور مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ سیکولر بین الاقوامی اداروں کی طرف سے بھی پاکستان پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کو تبدیل کر کے قادیانیوں کو دوبارہ مسلمانوں کی صفوں میں شامل کرنے کی راہ ہموار کی جائے۔ تاکہ یہ فتنہ پرور گروہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی

مذموم مہم کو آگے بڑھا سکے۔ اس پس منظر میں پاکستان کے مختلف حلقوں میں قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ مقتدر حلقوں میں چھپے ہوئے سیکولر اور دین دشمن عناصر ان کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ عالمی استعمار اور سیکولر لابی قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرانے کے لئے اپنی ریشہ دوانیوں میں معروف ہیں۔

اکتوبر ۲۰۱۷ء میں قومی اسمبلی اور سینٹ سے حلف نامہ، 7C,7B ختم کر کے قادیانیوں کے لئے ایک چور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئے۔ جس کے اگلے ہی روز پوری امت اسلامیہ اس فیصلہ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔ پہلے تو حکومتی حلقوں میں لیت ولعل سے کام لیا جاتا رہا کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ کے ایمانی قوت وولولہ کے سامنے ان حلقوں کو پسپائی کرنا پڑی۔ اس پر کمیٹی بنائی گئی کہ اس کو دیکھا جائے اور اس میں ترمیم کی جائے۔ جب حکومتی حلقوں میں سستی دیکھی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کے فیصلے کے مطابق حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں رٹ دائر کردی اور عدالت نے اپنے حکم سے اس ترمیم کے لئے حکم امتناعی جاری کردیا جس کی وجہ سے وہ قانون کا مسودہ بے جان ہوگیا۔ پھر پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام کی پارلیمانی جماعت کے بھرپور کردار ادا کرنے پر ترمیم کو ایک اور ترمیم کے ذریعے سے بدل دیا گیا۔ اسی طرح ان کا چور دروازہ بند ہوگیا اور پہلے سے کہیں زبردست طریقہ سے قادیانیوں کو اپنی پہلے والی پوزیشن پر بھیج دیا۔

تحفظ ناموس رسالت کے قانون 295/C اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کو بدلنے کے لئے ابھی تک ان کے عزائم ٹھیک نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت اور قانونی فیصلوں کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ اسلامیان پاکستان اجتماعی طور پر مکمل بیداری کا ثبوت دیں اور طاغوتی قوتوں اور حکمرانوں پر واضح کردیں کہ وہ قادیانیوں کو چور دروازے سے مسلمانوں میں دوبارہ شامل کرنے کی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ!!

اس عظیم دینی مقصد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد میں ملک گیر اور تاریخ ساز کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جو ملک کے غیور مسلمانوں کا تاریخی اجتماع ہوگا اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

ملک بھر کے علماء کرام دینی کارکنوں اور تمام طبقات کے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ دینی بیداری کا ثبوت دیں اور اس ملک گیر ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی تیاری کے لئے پورے ملک میں ایسی فضاء قائم کردیں کہ کسی طبقہ یا گروہ کو قادیانیوں کے دجل وفریب کی پشت پناہی کرنے اور اسلامیان پاکستان کی غیرت، جذبات سے کھیلنے کا حوصلہ نہ ہو۔

علماء کنونشن بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور

مولانا عبدالنعیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰؍مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ کو منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کی تیاریوں کے لئے پنجاب بھر میں علماء کنونشن منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا جو کہ یکم؍جنوری سے لے کر تا حال جاری ہے اور کانفرنس کے انعقاد تک جاری رہے گا۔

کانفرنس کی تیاریوں کے لئے ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، پیر میاں رضوان نفیس، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا جمیل الرحمٰن اختر اور مولانا محمد اشرف گجر شامل ہیں۔ مذکورہ بالا مرکزی کمیٹی پنجاب بھر کے اضلاع میں علماء کنونشن منعقد کر کے ضلعی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دے رہی ہے جو کانفرنس کی تیاریوں کے لئے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ اب تک جن حلقوں اور اضلاع میں کنونشن منعقد ہوئے اور وہاں جو حضرات کمیٹی کا حصہ بنے۔ ان کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے۔

یکم؍جنوری...... بروز سوموار، مدرسہ نجم العلوم سمن آباد لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا فہیم الحسن تھانوی، مولانا عبدالعزیز، مولانا امیر حمزہ، مولانا عاصم مخدوم، حافظ محمد ہاشم، جناب طیب قریشی۔

۲؍جنوری...... بروز منگل، بادامی باغ لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا ذوالفقار احمد، مولانا عبدالرؤف، مولانا رحمت اللہ، مولانا محمد اویس، مولانا سرفراز۔

۳؍جنوری...... بروز بدھ، مسجد الرفیق واہ کینٹ لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا حسام الدین، مولانا محمد شریف، مولانا دوست محمد، مولانا یعقوب فیض، مولانا مزمل شاہ۔

۴؍جنوری...... بروز جمعرات، ادارۃ الفرقان لاہور، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مفتی جمیل رشید، قاری امان اللہ، مولانا ضیاء الحق، مولانا سعید وقار، مولانا محمد امجد، مولانا محمد علی۔

۴؍جنوری...... بروز جمعرات، مرکزی مسجد انارکلی لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا محمد طیب طاہر، مولانا عبدالقدوس، مولانا محمد اسامہ، مولانا محمد میاں، قاری محمد عزیر ربانی۔

۸؍جنوری...... بروز سوموار، شیخوپورہ، صبح دس بجے۔

کمیٹی: مولانا طاہر عالم، مولانا محمد ہارون، قاری محمد الیاس، مولانا مشرف حسین، قاری محمد رمضان

شاہ، مفتی زین العابدین، قاری محمد امتیاز کشمیری، جناب سید تجمل حسین، مولانا محمد خالد عابد۔

۸رجنوری ...... بروز سوموار، ننکانہ، بعد نماز ظہر تا عصر۔

کمیٹی: قاری محمد اقبال، مفتی صغیر حسین، قاری محمد ارشد، چوہدری بشیر زرگر، چوہدری نصیب الٰہی گجر۔

۹رجنوری ...... بروز منگل، معہد الترمذی ٹھوکر لاہور، صبح ۱۱ بجے۔

کمیٹی: مولانا محمد عثمان، دوست احباب و جملہ اراکین۔

۹رجنوری ...... بروز منگل جامع مسجد آسٹریلیا لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا محمد سعادت، مولانا عثمان حیدر، مولانا محمد عبداللہ، مولانا ماجد نواز، مولانا محمد ایاز، مولانا محمد عمران۔

۱۰رجنوری ...... بروز بدھ، جامع مسجد سعدی، سعدی پارک لاہور، بعد نماز عشاء۔

۱۱رجنوری ...... بروز جمعرات، جامع مسجد بیگماں بند روڈ لاہور، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مولانا عبدالرؤف عثمانی، مولانا شاہ نواز نقشبندی، مولانا اجمل طاہر، مولانا محمد مسعود، مولانا وسیم الحق۔

۱۲رجنوری ...... بروز جمعہ، جامع مسجد احیاء العلوم گلشن راوی لاہور، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا عبدالخالق، مولانا محمد عباس، مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء، مولانا محمد عمران، مولانا محمد محمود۔

۱۳رجنوری ...... بروز ہفتہ، مدرسہ بیت القرآن، صبح دس بجے۔

کمیٹی: قاری غلام مصطفیٰ، مفتی محمد اشفاق، مفتی محمد عمر، مولانا نفیس رحیمی، مولانا محمد شکیل۔

۱۴رجنوری ...... بروز اتوار، مدرسہ قاسمیہ شاہدرہ لاہور، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مولانا شبیر احمد عثمانی (شاہدرہ)، مولانا محمود الحسن، مولانا محمد اقبال۔

۱۵رجنوری ...... بروز سوموار، پسرور ضلع سیالکوٹ، بارہ بجے دوپہر۔

کمیٹی: مولانا محمد طیب زاہد، مولانا فقیر اللہ اختر، مفتی سعید الحق، علامہ محمد طیب، مفتی عبیداللہ، مولانا اختر رسول، مولانا حافظ محمد قاسم۔

۱۵رجنوری ...... بروز سوموار، نارووال، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا فقیر اللہ اختر، مفتی عصمت اللہ، مولانا طلحہ عثمانی، جناب مقصود احمد باجوہ، جناب محمد آصف بٹ۔

۱۶رجنوری ...... بروز منگل، جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری ﷫ اچھرہ، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبداللہ مدنی، حافظ مبشر، مولانا محمد مختار، مولانا عبدالرحمٰن ساجد۔

۱۷رجنوری ...... بروز بدھ، حافظ آباد لاہور، ۱۱ بجے دن

کمیٹی: مولانا علامہ احمد سعید، حافظ عبدالوہاب، حکیم محمد اقبال، حافظ اللہ دتہ، قاری لیاقت علی، مفتی محمد جمیل۔

۱۷رجنوری...... بروز بدھ، گوجرانوالہ، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مولانا زاہد الراشدی، مولانا بابر رضوان باجوہ، مفتی محمد نعمان، مولانا شوکت نصیر، سید احمد حسین زاہد، مولانا محمد عارف شامی، مولانا عطاء الرحمن جالندھری، مولانا محمد فیصل بلال حسان۔

۱۸رجنوری...... بروز جمعرات، گجومتہ پرانا کاہنہ لاہور، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مولانا مفتی مسعود الرحمن، مولانا خلیل احمد، مفتی محمد شریف، مولانا عبدالقدوس، مولانا عبدالحفیظ، مولانا مقصود الوری، مولانا عبدالرحیم۔

۲۰رجنوری...... بروز ہفتہ، مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ، دوپہر بارہ بجے۔

کمیٹی: مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا ملک خلیل احمد، مولانا محمد عارف، قاری محمد عمیر۔

۲۰رجنوری...... بروز ہفتہ، جامع مسجد حسان چوبرجی، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مفتی عبدالقوی لاہور، مولانا محمد سلیم، مولانا بدرالدین، مولانا انیس الرحمن، مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مفتی محمد خرم۔

۲۱رجنوری...... بروز اتوار، حجرہ شاہ مقیم ضلع دیپالپور، ۱۰بجے صبح۔

کمیٹی: مولانا ساجد الرحمن، مولانا محمد عثمان، مولانا نصر اللہ ضیاء، مولانا محمد آصف، مولانا عبدالرزاق مجاہد۔

۲۱رجنوری...... بروز اتوار، عیدگاہ محمودیہ اوکاڑہ، بعد نماز ظہر۔

کمیٹی: مولانا قاری محمد الیاس، مولانا سعید احمد عثمانی، مولانا سید شمس الحق گیلانی، مولانا محمد اعظم، مولانا عبدالقدیر، قاری غلام محمود انور، مولانا عبدالرزاق مجاہد۔

۲۲رجنوری...... بروز سوموار، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور، بعد نماز ظہر۔

۲۴رجنوری...... بروز بدھ، سرگودھا، بعد نماز عشاء۔

کمیٹی: مولانا محمد اکرم طوفانی، جناب نور محمد ہزاروی، مفتی شاہد مسعود، مولانا ثناء اللہ ایوبی، مولانا عبدالرشید، مولانا ایوب صدیقی۔

وہ زبان کہاں سے لاؤں

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ مجھ سے اس زبان سے مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے اللہ! میں وہ زبان کہاں سے لاؤں؟ اللہ نے جواب دیا: تم اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ۔ کیونکہ تم نے ان کی زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کی کارکردگی

مولانا محمد الیاس

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لوئر دیر خیبر پختونخواہ پچھلے چند سالوں سے اکابرین واسلاف کے طرز پر تاجدار ختم نبوت ﷺ کی عزت وناموس پر پہرہ دے رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کے قیمتی آراء، مولانا قاری اکرام الحق کی بہترین حکمت عملی اور مولانا عمران خان لوئر دیر کی دن رات محنت اور فکر سے الحمدللہ! پورے ضلع سے قادیانیت کو مصنوعات کی مد میں جو کروڑوں روپے منافع ہوتا۔ اب وہ ہزاروں میں بھی نہیں ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر عوام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو موجزن کرنے کے لئے اب تک کم وبیش پچاس سے اوپر کانفرنسیں کر چکے ہیں جو کہ یونین کونسل کے سطح پر منعقد ہوتی رہیں۔ اسی طرح ایک ضلعی کانفرنس اور ایک تحصیل کانفرنس منعقد ہوئی۔ مجلس نے ایک سال میں (تین روزہ اور ۲۱ روزہ) متعدد کورسز کئے جس میں ایک کورس ضلعی سطح پر ہوا اور باقی یونین کونسل اور تحصیل لیول پر ہوئے۔ اس میں تقریباً چار ہزار سے زائد طلباء عوام اور عصری اداروں کے حضرات نے شرکت فرمائی۔ دینی اور عصری اداروں میں طلباء کرام کو اس اہم موضوع کے حوالے سے باخبر رکھنے اور قادیانی دجل وفریب سے آگاہی کے لئے اڑھائی سال میں بارہ ہزار سے زائد طلباء کو لٹریچر کے ذریعے خبردار کیا گیا۔ یونیورسٹی لیول کے طلباء کو کورسز کرانے کے ساتھ اب تک آٹھ سو سے زائد کتب (آئینہ قادیانیت) تقسیم کی گئیں۔ قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کے مسئلہ کو اجاگر کرنے کے لئے عوام آگاہی مہم میں ہر یونین کونسل کے لیول پر گشت کرائے گئے جس میں تقریباً بیس ہزار فتویٰ جات (مصنوعات کے حوالہ سے) تقسیم کئے گئے۔

اسی مختلف کانفرنسوں میں تقسیم کی اس تعداد کو ملا کر کل چالیس ہزار پمفلٹ (جس میں مصنوعات کی تفصیل بمع فتویٰ درج تھا) تقسیم کیا گیا۔ عام شاہراہوں پر اور چوکوں میں ہر جگہ قادیانیت کو معاشی تباہی سے دوچار کرنے کے لئے تقریباً پندرہ سو بڑے بڑے فلیکس اور پوسٹر لگائے گئے۔ سوشل میڈیا میں اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے وٹس ایپ گروپ، جس میں الحمدللہ! خیبر سے لے کر کراچی تک مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھی گروپ میں شامل ہیں اور آسانی کے ساتھ پورے ملک کے ساتھی ایک دوسرے کے پروگرامات سے بخوبی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ ہر مہینے کے پہلے سوموار کو دفتر ختم نبوت اور ہر تحصیل لیول پر ایک کورس منعقد ہوتا ہے۔ سات تحصیلیں اور ایک دفتر یعنی کل آٹھ کورسز ہر ماہ ہوتے ہیں۔

عظیم علمی سرمایہ ...... خطبات شاہین ختم نبوت

مولانا مفتی محمد راشد مدنی

وہ ذات جس کی صفت علیم وخبیر ہے۔ اس ہستی کو گواہ بنا کر یہ احقر کہہ سکتا ہے کہ بندہ نے اپنی زندگی میں ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے وعظ و تقریر کے اسٹیج پر بیٹھ کر لوگوں کے دلوں اور جذبات پر اپنے علم کی کثرت اور مطالعہ کی وسعت، دماغی سرمائے، قرآن وسنت کے دلائل، حالات پر گہری نگاہ اور باطل پر فولادی گرفت نیز عالمانہ وقار، صالحانہ انداز تکلم اور علمی گہرائی کی تقریر سے قابو پانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہو۔ جیسی صلاحیت مجسم علم وتقویٰ محاذ ختم نبوت پر اپنے دور میں عالمی شہرت یافتہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ رکھتے ہیں۔

کم از کم اس محاذ ختم نبوت پر آج کے دور میں آپ کے ہم پلہ دور دور تک نظر نہیں آتا۔ سچ پوچھئے تو جب شاہین ختم نبوت محو تکلم ہوتے ہیں تو سچ مچ لگتا ہے بلبل چہک رہا ہے دیار رسول میں۔ اس محاذ پر اتنا کام کر چکے ہیں کہ تحریری میدان میں آئے تو احتساب قادیانیت کے عنوان سے ساٹھ جلدوں میں اکابر کے علوم کو نئے حوالہ جات سے یوں محفوظ کیا کہ عالم برزخ میں اکابر کی ارواح کی مسرت وشادمانی کا سامان کر دیا اور روحانی توجہات کو متوجہ کر لیا۔ سوچتا ہوں تو حیرت بھی انگشت بدنداں ہے کہ قیامت کے دن کتنے محدثین وصلحاء سفارش کے لئے منتظر ہوں گے۔

امیر شریعت ؒ کے ساتھ نسبت یوں ہی نہیں۔ آنے والے وقت میں نئی نسل فخر سے بتلائے گی کہ میں نے شاہین ختم نبوت کی خطابت کا جوبن دیکھا تھا اور میں نے مصافحہ کیا تھا۔ ان کی تقریر میں نہ زیادہ اتار نہ چڑھاؤ۔ بیان میں دھیمی رفتار۔ نہ تو ہاتھ کو ناپسندیدہ انداز میں حرکت دیتے ہیں نہ منہ سے جھاگ نکالتے ہیں۔ بولتے ہیں تو موتی پروتے ہیں۔ دشمنان ختم نبوت کو للکارتے ہیں تو نسبت صدیقی عود آتی ہے۔ اکابر کے اعتماد نے خطابت اور قلم کو خوب نکھارا۔

احقر نے خود دیکھا کہ قطب وقت خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد ؒ سٹیج پر تشریف فرما ہیں اور پوری توجہ اور انہماک سے شاہین ختم نبوت کو سن رہے ہیں۔ ادھر خطیبانہ اداؤں میں نعرے کے جواب کے لئے کہا جاتا ہے تو بلند آواز سے سارا مجمع جواب دیتا! حضرت خواجہ صاحب ؒ بھی جسم کی ساری توانائیاں اکٹھی کر کے پہلے سے زیادہ بلند آواز میں جواب دیتے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ، سید نفیس الحسینی شاہ ؒ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ اور کتنے اکابر کے اعتماد نے چھوٹی سی بستی کے باشندے کو شاہین ختم نبوت اور مناظر ختم نبوت بنا دیا۔ بیرون ملک اور وطن عزیز پاکستان کے کونے کونے میں

پھیلے ہوئے مدارس، اداروں اور عام مسلمانوں کی طرف سے جلسوں کو رونق بخشتے۔ افتتاحوں اور دعا کی مجلسوں کے اتنے دعوت نامے ان کے پاس آتے ہیں کہ شمار مشکل۔ جس موضوع کو چھیڑتے ہیں اس پر بھرپور طریقے سے بولتے ہیں۔ وضاحت، دلائل ہر شبہ کے ازالے کے ساتھ ساتھ جن کے متعلق محسوس کرتے ہیں کہ سامعین کے لئے یہ ضروری اور انتہائی مفید ہیں تو اپنے وسیع تجربے، بھرپور معلومات کی وجہ سے سامعین کے دامن، جستجو کو مالا مال کردیتے ہیں۔ معمولی اور غیر معمولی دونوں طرح کے موضوعات پر بے تھکان بولتے ہیں اور سامعین کو تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔

آپ کی تقریر کی بڑی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے۔ سامعین ان کی پیش کردہ آراء اور افکار کو بالکل ہم رائے محسوس کرتے ہیں۔ یہ کسی خطیب کا اعجاز ہوتا ہے کہ خطیب اپنی گفتگو سے سامعین کو ہم رائے بنالے۔ آج بھی وہ دن روزروشن کی طرح نظروں کے سامنے ہے کہ جب ولی کامل حضرت میاں مسعود احمد مدظلہ دین پور شریف کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس جوبن پر تھی اور شاہین ختم نبوت کے خطابت کی جولانیاں عروج پر قادیانیوں کو دعوت اسلام بھی دی جارہی تھی اور قادیانیوں سے لین دین کرنے والوں کو غیرت اسلامی سے بھی سرشار کیا جارہا تھا۔ ایسا لگتا تھا مجلس کی فضاء اردگرد کے درخت، سارے سننے والوں کی زبانیں بے خود ہوکر داد دے رہی ہیں۔ ہر طرف سے اللہ اکبر! خوب بہت خوب۔

سبحان اللہ اور مقرر کے لئے دعاؤں کی آوازیں آرہی تھیں۔ فی الحقیقت حضرت والا کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ امت مسلمہ کے لئے عالمی سطح کی ایک عہد ساز شخصیت ہیں۔ جن سے علم کے وہ موتی جو سینکڑوں کتابوں سے میسر نہ ہوں۔ آن واحد میں ایک بیان میں مل جاتے ہیں۔ دور حاضر میں زنادقہ کے لئے بہترین معالج ہیں۔ جس کا اندازہ قارئین کرام کو شاہین ختم نبوت کے خطبات کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔

عزیز محترم مولانا محمد بلال صاحب نے محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والوں پر احسان کیا کہ حضرت کے خطبات کو سپرد قرطاس فرمادیا۔ خطبات کو دیکھ کر اب تک راقم الحروف راحت وسرور کے جس وجد آفرین ذوق سے سرشار ہے۔ اس کی کیفیت بزبان قلم اظہار مشکل ہے۔

بھائی بلال صاحب! ہمت کیجئے۔ میدان بہت وسیع ہے۔ علمی ذخیرہ محفوظ کیجئے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ کہاں مکرم استاذ محترم شاہین ختم نبوت کی عظمت ورفعت اور کہاں راقم الحروف کا تبصرہ خطبات شاہین ختم نبوت:

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء

اللہ تعالیٰ محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کو مزید ترقیات سے نوازے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

شرح صحیح مسلم کی جلد ۹ اور ۱۰: مصنف: مولانا عبدالقیوم حقانی!!

قارئین لولاک بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے مخدوم مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی دامت برکاتہم نے عرصہ سے اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ صحاح ستہ کی دوسری اہم کتاب صحیح مسلم شریف کی اردو زبان میں شرح لکھنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اس وقت شرح صحیح مسلم کی جلد ۹ اور ۱۰ زیر نظر ہیں۔ جلد ۹ کے کل صفحات ۵۵۲ ہیں۔ اس جلد پر کتاب الحیض کی شرح مکمل ہوگئی۔ کتاب الحیض کے باب: ۷ سے باب: ۳۳ تک کی شرح پر پانچ صد بائیس صفحات لکھے گئے جس میں ایک سو اٹھائیس احادیث مسلم کا ترجمہ وشرح اور اسی رواۃ حدیث کے حالات جمع ہوگئے ہیں۔ فہرست میں ابواب اور پھر ہر باب کے عنوانات اور اس جلد میں نئے رواۃ (جن کا اس جلد میں نیا نام آیا ہے) کی فہرست اور دو صفحات عرض مؤلف کے ہیں۔ اس پر تیس صفحات مکمل ہوگئے۔ ص ۳۱ سے اس جلد کا آغاز ہوا ہے۔ جو ۵۵۲ تک چلا گیا ہے۔ ہر حدیث کا ترجمہ اس کے جملہ مباحث، مذاہب کا بیان، سوالات کے جوابات، لطائف الاسناد وغیرہ کا اہتمام غرض پر جو سٹیج قائم فرمایا تھا ہر جلد میں اس کا مکمل اہتمام موجود ہے۔ البتہ شرح کرنے میں ہر جلد نئی شان وآن اور پہلے سے زیادہ نکھار کا گلدستہ اور مرقع ثابت ہورہی ہے۔ اسی طرح شرح صحیح مسلم کی جلد نمبر ۱۰ کے کل صفحات ۵۶۰ ہیں۔ یہ جلد کتاب الصلوٰۃ کے بائیس ابواب کی اٹھانوے احادیث اور پینتیس نئے رواۃ حدیث کے مباحث پر مشتمل ہے۔ اس وقت تک صحیح مسلم شریف کی نو سو انتالیس احادیث مبارکہ کی شرح اور چھ سو بیاسی رواۃ حدیث کے حالات اس دسویں جلد کے اختتام پر مکمل ہوگئے ہیں۔ فللحمدللہ!

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ جس بے جگری کے ساتھ توفیق الٰہی سے اس معرکہ کو سر کرنے پر دل وجان سے فداء ہوکر لگے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز! آنے والی نسلوں کے لئے وہ ذخیرہ مہیا کر رہے ہیں جس پر صدیوں فخر کیا جائے گا۔ امت میں بہت سے کثیر التصانیف بزرگ ہیں جو علامہ جلال الدین سیوطی ؒ سے شروع ہوں اور مولانا عبدالقیوم حقانی تک چلے آئیں تو عقلوں کو دنگ کر دینے والے حضرات کے تذکروں سے امت کا کوئی دور خالی نہیں رہا۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کا یہ کام بھی صرف عقلوں کو دنگ کرنے والا نہیں۔ عقول وقلوب کو منور کرنے والا بھی ہے۔ زہے نصیب!

حق تعالیٰ بیش از بیش خدمت حدیث کے ذوق کو جلاء نصیب فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس وافتتاح ختم نبوت چوک کوٹ قیصرانی

کوٹ قیصرانی تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔اسی حیثیت کے پیش نظر ۲۱رجنوری بروز اتوار ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔مجلس کے مبلغ مولانا محمد اقبال اور قاری عبدالخالق اور مقامی علماء کرام نے کانفرنس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔کانفرنس سے ایک روز قبل ۲۰ جنوری گیارہ بجے دن کوٹ قیصرانی سے ایک پروقار ریلی مولانا محمد اقبال اور مولانا فروز خان کی قیادت میں نکالی گئی۔جو شہر کے مختلف شاہراہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک پہنچی۔مجاہدین ختم نبوت کے جذبات اور جوش وخروش کی حوصلہ افزائی کے لئے تحصیل تونسہ شریف کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری نے ان نوجوانوں کے جذبات کو خراج تحسین پیش کیا۔۲۱رجنوری کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس میں علاقہ بھر کی دینی قیادت،تاجر، زمیندار،کاشتکار،سکول اور کالجوں کے طلباء،دینی مدارس کے طلباء نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ دو بجے کے قریب مولانا اللہ وسایا جب مولانا عبدالرحمن غفاری اور مولانا شریف حیدری کے ہمراہ کانفرنس میں تشریف لائے تو مولانا قاری امان اللہ قیصرانی ودیگر علماء اکرام نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالصمد نے سرانجام دیئے۔کانفرنس سے پیر طریقت مولانا عبدالقادر ڈیروی،شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمن عثمانی،مولانا عبدالحمید ربانی اور امیر جماعت اسلامی ضلع ڈیرہ غازی خان اور پروفیسر عطا محمد جعفری نے خطابات کئے۔مشہور ثناء خوان مصطفی ﷺ جناب نواز بلوچ اور ناصر محمود ناصر میلسوی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔آخر میں کوٹ قیصرانی یونین کونسلر کے چیئرمین مولانا امان اللہ قیصرانی نے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو خطاب کی دعوت دی۔مولانا نے اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اسلام آباد ہائی کورٹ کی رٹ کی کاروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان اور مسئلہ ختم نبوت کے خلاف کوئی شازش نہیں کرسکتی۔پاکستان بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور ختم نبوت کا مسئلہ بھی ہمیشہ قائم رہے گا۔دنیا بھر میں قادیانی اور قادیانی نواز لوگ رسوا ہوچکے ہیں۔عصر کی نماز کے بعد کوٹ قیصرانی کی شمالی طرف گزرنے والی شاہراہ کے چوک شہلانی کو ختم نبوت چوک کے نام سے تبدیل کرتے ہوئے افتتاح کیا گیا۔تقریب سے مولانا امان اللہ قیصرانی نے کہا یہ چوک ختم نبوت کا پیغام ملک بھر میں اجاگر کرے گا۔چونکہ اسی چوک سے ہی بین الاقوامی منصوبہ گیس اینڈ آئل ڈوڈک پلانٹ اور بہاروالی پلانٹ،سب تحصیل وہوا اور

تونسہ شریف کوٹ قیصرانی کی سرکاری اور پرائیویٹ گاڑیاں گزرتی ہیں۔ انشاء اللہ! یہ چوک ختم نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم نبوت کا نا صرف پیغام دے گا۔ بلکہ اس علاقہ کے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنے گا۔ مولانا اللہ وسایا نے چوک کی افتتاحی دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ء کو شیرین چوک، لیبر کالونی سائیٹ ایریا حیدرآباد میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد، مولانا سیف الرحمٰن، حافظ خالد حسن دھامرا، مولانا ضیاء الرحمٰن طاہر، مولانا بشیر قریشی، جناب رانا نوید نے خطاب کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت قانون میں چھیڑ خانی کو امت مسلمہ کسی صورت قبول نہیں کرے گی۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گے۔ ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ قانون آب و تاب کے ساتھ باقی رہے گا۔ اقوام متحدہ کا ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ پاکستان کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی ہے۔ 295-C کے خلاف قادیانی سازشیں جاری ہیں۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ جبکہ شہر کے علماء کرام مولانا عبداللہ، مولانا علی اکبر، کونسلر لیبر کالونی رشید خٹک، کونسلر جونیجو کالونی شریف مئو، عوامی نیشنل پارٹی کے محمد امین، مولانا سراج الحق، مفتی محمد اصغر، مفتی حبیب اللہ، مولانا آصف رضا کھوسو و دیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔ جمعیت علماء اسلام کے باوردی رضا کاروں نے دلجمعی کے ساتھ سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل، جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مولانا محمد انیس، زیر سرپرستی شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم شہداد پور اور زیر نگرانی مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبداللہ فیض نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کی سعادت قاری رضا محمد نے حاصل کی۔ حافظ محمد اشفاق اور مولانا محمد عمران نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد، مولانا قاضی محمد احسان، مولانا ثناء اللہ مگسی، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے

تمام مکاتب فکر کے علماء نے مل کر جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبوت کے جس محل کو حضور سرور کونین ﷺ نے آ کر آخر مزین فرمایا ہے اس حسین محل کی رونق و تحسین کو پامال کرنے کی مرزا قادیانی نے ناپاک اور ناکام کوشش کی ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم باوفا نبی ﷺ کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے قادیانی اور قادیانی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس موقع پر قاری نیاز احمد خاکسخیلی، قاری علی اصغر، قاری محمد تصور، قاری عطاء الرحمٰن مدنی اور بھائی عبدالرؤف کانفرنس کے جملہ امور علماء کرام و دیگر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ الحمدللہ! کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی، خصوصاً مولانا حزب اللہ کھوسو، مفتی عبدالکریم لغاری، قاری عبدالقیوم چنہ، مولانا محمد اشرف کے علاوہ مولانا محمد اسجد جمیل، مولانا عبدالحلیم مینگل، مولانا جاوید الرحمٰن پھل، مولانا عبداللہ بروہی، مفتی سلیم اللہ ابڑو اور علماء کرام نے قرب وجوار سے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین!

کانفرنس سے قبل بعد نماز عصر صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین کندیاں شریف، مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے سانگھڑ روڈ پر مرکز ختم نبوت نوابشاہ کا دورہ کیا۔ مہمان حضرات نے دوست احباب سے گفت وشنید کے علاوہ مرکز کا جائزہ لیا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے زیراہتمام ۴ جنوری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نیم والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے امیر حضرت مولانا پیرجی عتیق الرحمٰن نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری سعود اشرف متعلم العصر تعلیمی مرکز پیر محل نے کی۔ ہدیہ نعت مقبول ﷺ قاری محمود اشرف نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی کے علاوہ مولانا عبداللطیف، مولانا منور حسین سمندری، مولانا محمد عمر فاروق کمالیہ اور مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ودیگر علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے حلف نامے اور ناموس رسالت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان بھی دینی پڑی تو دارین کی سعادت عظمیٰ سمجھیں گے۔ حافظ محمد عمران، قاری محمد عدیل نے کانفرنس کے لئے بھرپور محنت کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے لئے دعائے صحت کی اپیل

گزشتہ روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گھر جاتے ہوئے اپنی اہلیہ کے ساتھ روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت یاب فرمائیں۔ آمین!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

37 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ

21 اپریل 2018 تا 12 مئی 2018

بمطابق

۴ شعبان ۱۴۳۹ھ تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۹ھ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ: مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277، مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

بمقام
جامع مسجد حافظ جی بنوں
اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
تاجدار ختم نبوت زندہ باد
پُر وقار
روح پرور
بفیضان
قطب الاقطاب مخدوم الشا
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ
بتاریخ
5 مارچ 2018
بروز سوموار
صبح تا شام
ان شاء اللہ
ختم نبوت کانفرنس بنوں
عظیم الشان
ان شاء اللہ بڑے تزک واحتشام کیساتھ منعقد ہو رہی ہے
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب
شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی
مفکر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین صاحب پوپلزئی مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کانفرنس سے
ملک بھر سے تمام مکاتب فکر علماء کرام نامور خطباء
مقررین اور ممتاز مذہبی سماجی وسیاسی رہنما وکلاء صحافی
اور تاجر تنظیموں کے نمائندگان
خطاب فرمائیں گے
نمونہ اسلاف حضرت مولانا مفتی
عظمت اللہ سعدی صاحب مدظلہ
زیر صدارت
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بنوں
0333-3509970 / 0300-9060501 / 0333-9720377

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108